بسم اللہ الرحمن الرحیم
الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
تعارف
تقویۃ الایمان
تصنیف
فقیہ عصر، بقیۃ السلف حضرت
علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب مدظلہ
ناشر:
تحریک تبلیغ الاسلام
مفتی آباد، شاہکوٹ روڈ نزد کھڑیانوالہ فیصل آباد۔
04691-361860

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

# تعارف

# تقویۃ الایمان

تصنیف

فقیہ عصر مولانا مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی

ادارہ اشاعت و تبلیغ، محمد پورہ
فیصل آباد

کو اسلحہ سے اچھی طرح لیس کرنے کے بعد ضرورت کے موقع پر اس کی مدد کی تائید کی تھی اور شیخ ہی کی مرضی کے مطابق جزیرۃ العرب میں واقع **نجد** کے قریب علاقے کو اس کی حاکمیت کا پہلا مقام قرار دیا تھا۔ ﴿ہمفرے کے اعترافات ص ۱۲۱۔۱۲۲﴾

ہمفرے لکھتا ہے بہر حال شیخ ﴿محمد بن عبدالوہاب نجدی﴾ کی موافقت کی خبر سن کر میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور میں نے سیکرٹری سے صرف یہ سوال کیا کہ میری آئندہ کی ذمہ داریاں کیا ہونگی مجھے اس کے بعد کیا کرنا ہوگا اور شیخ ﴿محمد بن عبدالوہاب﴾ سے کس قسم کا کام لینا ہوگا نیز یہ کہ میں اپنے فرائض کا کہاں سے آغاز کروں۔

سیکرٹری نے جواب دیا۔ نو آبادیاتی علاقوں کی وزارت نے تمہارے وظائف کو بڑی وضاحت سے متعین کیا ہے اور وہ ان امور کا القاء ہے جسے شیخ کو تدریجاً انجام دینا ہے۔ اور وہ یہ ہیں:

**1**

اس مذہب ﴿وہابی مذہب﴾ میں شمولیت اختیار نہ کرنے والے مسلمانوں کی تکفیر ﴿کافر گردانا﴾ اور ان کے مال، عزت اور

اولیاء کرام حاضر و غائب مذہب اہلسنت پر ہیں۔

﴿رسالہ ابدالیہ ص: ۳۰﴾

۱۲

سیّدنا عبداللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت مبارکہ

یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ کی تفسیر میں فرمایا قیامت

کے دن اہلسنت کے چہرے چمکتے ہونگے اور بدمذہبوں کے چہرے سیاہ

ہونگے قال تبیض وجوہ اہل السنۃ وتسود وجوہ

اہل البدع۔ ﴿تفسیر مظہری﴾

۱۳

نیز حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ قدس سرہ نے فرمایا: انہ

لا یفتح علی العبد الا اذا کان علی عقیدۃ اہل

السنۃ والجماعۃ ولیس للہ ولی علی عقیدۃ

غیرھم ولو کان علیھا قبل الفتح لوجب علیہ

ان یتوب بعد الفتح ویرجع الی عقیدۃ اہل

السنۃ۔ ﴿الابریز ص: ۲۴﴾

یعنی ولایت صرف ایسے شخص کو مل سکتی ہے جس کا عقیدہ اہلسنت و جماعت ہو اور کوئی ایسا ولی نہیں جس کا عقیدہ اہلسنت نہ ہو اور اگر کسی کو ولایت عطا ہونے سے پہلے اس کا عقیدہ اہلسنت کے خلاف ہو تو اس پر واجب ہوگا کہ ولایت ملنے کے بعد عقیدہ اہلسنت اپنائے۔

۱۴

حضرت خواجہ مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عقیدہ اہلسنت و جماعت کا ملتزم ہو کر حدیث وفقہ سیکھنا چاہیئے۔ ﴿حالاتِ مشائخ نقشبندیہ﴾

۱۵

حضرت خواجہ نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلیفہ حضرت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: عقیدہ اہلسنت و جماعت کو لازم پکڑو۔ ﴿حالاتِ مشائخ نقشبندیہ﴾

۱۶

نیز شیخ المحدثین شاہ عبدالحق دہلوی قدس سرہ نے فرمایا: فـــان الاعتبار بالفطرة والاعتقاد۔ ﴿لمعات﴾

اور یہ فرمان رسول اکرم شفیع اعظم ﷺ کے اس ارشاد مبارک کی شرح میں فرمایا جو کہ رسول اکرم حبیب مکرم ﷺ نے حضرت عمر صحابی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا: یا عمر انك لاتسئل عن اعمال الناس ولکن تسئل عن الفطرة۔ ﴿مشکوٰۃ﴾

یعنی اے عمر تجھ سے لوگوں کے اعمال کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا بلکہ ان کے عقائد کے متعلق پوچھا جائے گا۔

الحاصل مندرجہ بالا اقوال مبارکہ سے ثابت ہوا کہ تمام ولیوں غوثوں، قطبوں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بلکہ خود امت کے والی رحمت کائنات ﷺ کے نزدیک عقیدہ ہی اہم چیز ہے اور وہ عقیدہ کہ جس کی وجہ سے انسان نجات حاصل کرسکتا ہے وہ اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے اور عقیدہ کی اصلاح کیلئے مقالات امینیہ (حصہ اول اور سوم) کا مطالعہ کریں جو کہ گیارہ کتابوں پر مشتمل ہے۔ پڑھیں اور نظریات کا قبلہ درست کریں۔ ہدایت اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہے۔ وماذالك علی اللہ بعزیز۔

محتاجِ دعا فقیر ابوسعید غفرلہ

آبرو کی بربادی کو روا سمجھنا اس ضمن میں گرفتار کیے جانیوالے مخالفین کی بردہ فروشی کی مارکیٹ میں کنیز و غلام کی حیثیت سے بیچنا۔

بت پرستی کے بہانے بصورت امکان خانہ کعبہ کا انہدام اور مسلمانوں کو فریضہ حج سے روکنا اور حاجیوں کے جان و مال کی غارتگری پر قبائل عرب کو اکسانا۔

۳

عرب قبائل کو عثمانی خلیفہ کے احکامات سے سرتابی کی ترغیب دینا اور ناخوش لوگوں کو ان کے خلاف جنگ پر آمادہ کرنا۔ اس کام کیلئے ہتھیار بند فوج کی تشکیل، اشراف حجاز کا احترام اور اثر و نفوذ توڑنے کیلئے انہیں ہر ممکن طریقے سے پریشانیوں میں مبتلا کرنا۔

۴

پیغمبر اسلام اور انکے جانشینوں اور کلی طور پر اسلام کی برگزیدہ شخصیتوں کے اہانت کا سہارا لے کر اور اسی طرح شرک و بت پرستی کے آداب و رسوم کو مٹانے کے بہانے مکہ، مدینہ اور دیگر شہروں میں

جہانتک ہو سکے اسلامی ممالک میں فتنہ وفساد شورش اور بدامنی کا پھیلاؤ۔

**۶**

قرآن میں کمی بیشی پر شاہد احادیث وروایات کی رو سے ایک جدید قرآن کی نشرواشاعت۔ ﴿ہمفرے کے اعترافات صفحہ ۱۲۲﴾

## نوٹ:

بعد میں چھ نکات میں سے نمبر ۲ اور نمبر ۶ کو خارج کردیا گیا کیونکہ محمد بن عبدالوہاب نے کہہ دیا تھا کہ یہ دونوں باتیں مسلمان کسی قیمت پر قبول نہیں کرسکتے اور ہم بھی مان گئے کہ یہ دونوں کام ناممکن ہیں۔ نیز صفحہ ۱۱۱ پر ہمفرے نے لکھا کہ ان نکات میں سے جو وزارت نوآبادیات نے اپنی کتاب میں لکھے ایک یہ بھی ہے کہ احادیث و روایات میں تشکیک ﴿شک پیدا کرنا﴾ اور قرآن کی طرح اس میں بھی تحریف وترجمہ سے کام لینا۔

الحاصل یہی وہ مذہب ہے جو کہ انگریزوں کا ساختہ ہے اور

محمد بن عبدالوہاب کو درآمد کیا گیا اور محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اسکی اشاعت کی اور اس کا پرچار کر کے رسول اکرم شفیع اعظم ﷺ کی اس پیش گوئی کا مصداق بنا ﴿بھا یطلع قرن الشیطان﴾ کہ نجد سے شیطان کی جماعت نکلے گی۔ ﴿بخاری شریف﴾ اور پھر اہل ہند کی بدنصیبی کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے اسی انگریز ساختہ مذہب کو کتاب تقویت الایمان لکھ کر ہندوستان میں پھیلا دیا۔ اس کتاب تقویت الایمان میں جگہ جگہ انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی شان رفیع میں توہین و تنقیص کی گئی ہے اور بے ادبی کا ایسا سیلاب امڈا کہ بس پناہ بخدا کہیں ان محبوبان خدا کو چوہڑے چمار سے ذلیل بتایا گیا ہے تو کہیں ان عظیم ہستیوں کو نکمے بے اختیار کہا گیا حتیٰ کہ حبیب خدا سیّد انبیاء ﷺ کے متعلق لکھ مارا: ”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں“ کہیں یوں کہ ”رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا“ وغیرہ وغیرہ۔

اس کتاب تقویت الایمان کی اشاعت سے لیکر آج تک علماء حق اس کتاب کی کمزوریوں اور گمراہ کن باتوں سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے کتابیں لکھتے چلے آرہے ہیں اسی کڑی کی دو کتابیں حال ہی میں

شائع ہوئی ہیں ایک کتاب ڈاکٹر محمد مسعود صاحب پرنسپل لاء کالج ٹھٹھہ
کی تصنیف بنام "نورونار" ہے جو کہ اپنے انداز میں انوکھی اور مفید ترین
کتاب ہے اس کے پڑھنے سے حق حق اور باطل باطل ہو کر سامنے
آجاتا ہے۔

اور دوسری کتاب تعارف تقویت الایمان تصنیف مولانا مفتی
محمد امین صاحب کی بنام تعارف تقویت الایمان ہے جو کہ آپ کے
سامنے ہے یہ اپنے انداز میں مفید ترین کتاب اور ایمان کے تحفظ کا مکمل
سامان ہے خصوصاً اس کے آخر میں جو اپیل لکھی گئی ہے وہ ہر مسلمان کو
پڑھ کر حرز جاں بنانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ایسے مصنفین کو سب مسلمانوں کی
طرف سے بہتر جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے ایسے
کارناموں کو قبول و منظور فرمائے اور ہم سب کا ایمان پر خاتمہ کرے۔

وما ذالك على الله بعزيز۔

عابد حسین رضوی سیفی، لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی الہ

واصحابہ اجمعین امابعد:

کتاب تقویۃ الایمان سلفی یعنی غیر مقلدوں ،اہلحدیثوں کے دینی مدارس کے نصاب میں داخل کر دی گئی ہے تاکہ شروع سے ہی بچوں اور بچیوں کے خالی ذہنوں میں منفی اثرات نقش ہو جاہیں پھر وہ اللہ تعالیٰ کے محبوبوں یعنی نبیوں ولیوں کی عظمت کو قبول کر ہی نہ سکیں کیونکہ اس کتاب کو اس انداز سے لکھا گیا ہے کہ اس کے مندرجات نقش ہو جانے کے بعد پھر کوئی دوسری چیز اثر نہ کر سکے یہی وجہ ہے کہ جب سلفی مدرسوں میں بچے اور بچیاں اس کتاب کو پڑھ لینے کے بعد اپنے نوخیز ذہنوں میں وہابیت کا نقشہ جما لیتے ہے تو پھر بے شک سارے کا سارا قرآن مجید اور صحیح حدیثیں آپ پڑھ کر سنائیں کچھ اثر نہ ہوگا۔

الا ان یشاء اللہ رب العالمین۔

اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے میرے والد گرامی قدر فقیہہ عصر

حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب لازال شمس فیضانہم طالعتہ ابداً نے زیر غور کتاب تعارف تقویۃ الایمان لکھی ہے تاکہ مسلمان اندازہ تو کرسکیں کہ اس کتاب کے متعلق بزرگوں کے کیا تاثرات ہیں اور کون کون اس کتاب ''تقویۃ الایمان'' کی زد میں آکر مشرک اور جہنمی قرار پاتا ہے کیونکہ مشرک کی سزا ہمیشہ دوزخ میں جلنا ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

ان الذین کفروا من اهل الکتاب والمشرکین فی نار جهنم خالدین فیها۔

یعنی بیشک جو لوگ اہل کتاب سے کافر ہیں اور مشرک لوگ جہنم جائیں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

اے میرے مسلمان بھائیو! اس کتاب تعارف تقویۃ الایمان کو پڑھو ہوسکتا ہے کہ کوئی مسلمان اپنی اولاد کو دوزخ جانے سے بچالے۔

ان ارید الا الا صلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

حافظ محمد حبیب امجد، فیصل آباد

# انتساب

فقیر اس کتاب کو ہر اس مسلمان کے نام انتساب کرتا ہے جو کہ اولیاء کرام مثلاً

امام الاولیاء سیّد علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری

محبوب سبحانی قطب ربانی سیّدنا غوث اعظم جیلانی

سلطان الہند خواجہ غریب نواز سرکار اجمیری

شیخ المشائخ حضرت بابا فرید گنج شکر

مخدوم الاولیاء خواجہ بہاؤ الدین شاہ نقشبند

شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین سہروردی

امام ربانی سیّدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرھم

و دیگر اولیاء کرام کے ساتھ نیاز مند ہو ان حضرات کو اللہ تعالےٰ

کا ولی سمجھ کر ان کے ساتھ محبت و عقیدت رکھتا ہو۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکپائے اولیأ

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہٗ

# تقویۃ الایمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم والہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد!

اس کتاب میں تین فصلیں ہوں گی اور ایک خاتمہ پہلی فصل میں مصنف کے متعلق مختصر معلومات، دوسری فصل میں کتاب اور اس کے مصنف کے بارے میں بزرگان دین کے تاثرات اور تیسری فصل میں بیان کیا جائے گا کہ اس کی زد میں کون کون آتا ہے۔ خاتمہ میں چند نصیحت آموز باتیں بیان ہوں گی۔

# فصل اوّل

کتاب تقویۃ الایمان کے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی ہیں جو کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے پوتے اور شاہ عبدالغنی دہلوی کے بیٹے تھے اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی' شاہ عبدالقادر' شاہ رفیع الدین دہلوی کے بھتیجے تھے۔

مصنف کتاب مولوی اسماعیل دہلوی ۱۲ ربیع آخر ۱۱۹۳ھ مطابق ۳۰ مارچ ۱۷۷۹ء میں بمقام پھلت ضلع مظفر نگر ہندوستان میں پیدا ہوئے اور ۲۴ ذوالقعدہ کو ۱۲۴۶ھ مطابق ۷ مئی ۱۸۳۱ء بالاکوٹ صوبہ سرحد میں قتل کر دیے گئے تھے۔ ان کی عمر قمری حساب سے ۵۳ سال ۷ ماہ ۱۲ دن ہے اور شمسی حساب سے ۵۲ سال ۱ ماہ ۸ دن بنتی ہے۔

﴿کتاب مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان ص ۴۵﴾

مولوی اسماعیل دہلوی نے متعدد کتابیں لکھی ہیں جن میں سے زیادہ مشہور تقویۃ الایمان ہے۔

## فہرست

مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے یہ کتاب تقویۃ الایمان ۱۰ محرم ۱۲۴۰ھ کو لکھی۔ ﴿مقدمہ تحقیق الفتوی ص ۴۵﴾

مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کا گھرانہ ﴿خاندان﴾ علمی گھرانہ تھا۔ان کے داداجان اوران کے اعمام کرام ﴿چچے﴾ ادب و احترام میں رنگے ہوئے تھےاورسیدھے راستہ پر گامزن رہے ان میں خودسری اورآزادخیالی نہ تھی۔مگر مولوی اسماعیل صاحب آزادخیال اور خودسر ہو گئے تھے۔اور وہ کسی کر پرواہ نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ مولوی اسماعیل صاحب نے اپنی خاندانی روایات کے خلاف نماز میں رفع یدین شروع کر دیا تو مولانا محمد علی اور مولانا احمد علی نے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ مولوی اسماعیل نے رفع یدین شروع کردیا ہے جس سے فساد پیدا ہوگا تو شاہ عبدالعزیز نے اپنے چھوٹے بھائی شاہ عبدالقادر سے کہا: میاں تم اسماعیل کو سمجھادو کہ رفع یدین نہ کرے۔شاہ عبدالقادر نے کہا کہ حضرت میں کہہ تو دوں گالیکن وہ مانے گا نہیں اور حدیثیں پیش کرے گا۔پھر شاعبدالقادر نے مولوی یعقوب کی معرفت مولوی اسماعیل کو کہلایا کہ تم رفع یدین چھوڑ دو

ورنہ خواہ مخواہ فتنہ ہوگا۔ مولوی اسماعیل نے مولوی یعقوب سے کہا اگر عوام کے فتنے کا خیال کیا جائے تو پھر اس حدیث کے کیا معانی ہوں گے:

''من تمسك بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهيد''

جب یہ جواب شاہ عبدالقادر کو پہنچا تو انہوں نے کہا بابا ہم تو سمجھے تھے کہ اسماعیل عالم ہوگیا۔ مگر وہ ایک حدیث کا معنی بھی نہیں سمجھا۔ یہ حکم تو اس وقت ہے جب کہ سنت کے مقابلہ میں خلاف سنت ہو اور ''ما نحن فيه'' میں تو سنت کے مقابلے میں دوسری سنت ہے۔ اس پر مولوی اسماعیل خاموش ہوگئے لیکن رفع یدین ترک نہ کیا۔

(مقدمہ تحقیق الفتوی ص: ۳۷- کتاب مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان ص ۴۹)

مرزا حیرت دہلوی حیات طیبہ میں مولوی اسماعیل کی لا پرواہی اور آزاد خیالی کے متعلق لکھتے ہیں کہ نہ آپ مطالعہ کرتے نہ گھر جا کر سبق یاد کرتے تھے۔ تو اکثر یہ ہوجاتا تھا کہ جب آپ دوسرے دن سبق پڑھنے کے لیے کتاب کھولتے تھے تو یہ بھی بھول جایا کرتے تھے کہ کل سبق کہاں تک پڑھا تھا۔ ﴿مقدمہ تحقیق الفتوی ص ۳۷﴾

مصنف تقویت الایمان کے ہم عقیدہ اور نیاز مند مولوی عبدالرحمان صاحب مصنف کے حالات لکھتے ہیں کہ مولانا اسماعیل صاحب کو بچپن میں پتنگ اڑانے کا بہت شوق تھا جمعہ کے خطبہ کے وقت آپ کو اکثر موقع مل جاتا موضوع کی آیت سن کر چپکے سے نکل جاتے۔ (۱) شاہ صاحب ﴿شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی﴾ کو بھی معلوم ہو جاتا جمعہ کے بعد جب آپ ﴿مولوی اسماعیل﴾

(۱) اس حوالہ سے دو چیزیں ثابت ہوتی ہیں ایک یہ کہ مصنف تقویۃ الایمان کو نماز جمعہ اور خطبہ کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ خطبہ چھوڑ کر مسجد سے بھاگ کر پتنگ اڑانے کا شوق پورا کرتے۔ دوم یہ کہ جب شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس بارے میں پوچھتے تو مولوی اسماعیل برملا جھوٹ بولتے کہ میں نے یہ تقریر سنی ہے۔ یہ بات کوئی اور لکھتا تو ہو سکتا تھا کہ تعصب کی وجہ سے غلط بیانی کر رہا ہے مگر یہاں تو ان کے ہم مسلک اور ان کے معتقد لکھ رہے ہیں۔ جو کہ سچ اور حقیقت ہے۔ رہی یہ بات کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ان خلاف شرع باتوں کو دیکھتے ہوئے کہ اس نے جمعہ نہیں پڑھا اور برملا جھوٹ بولا ہے اس کی تقریر سن کر کچھ نہ کہتے بلکہ خدا کا شکر ادا کرتے۔ یہ بات کوئی عقل سلیم والا تسلیم نہیں کر سکتا کہ ایک شریعت کا ستون سراپا زہد و تقویٰ شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی دیکھ کر صرف ذہانت پر خوش ہو گیا شاہ عبدالعزیز کوئی بھنگ گھوٹیے ملنگ تھے کہ شریعت مطہرہ کی کوئی پرواہ نہیں اور الٹا شریعت کی خلاف ورزی پر اللہ کا شکر ادا کریں۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)
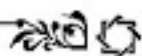
سے پوچھا جاتا تو برملا کہہ دیتے کہ میں نے تقریر نہیں سنی تھی۔ شاہ عبدالعزیز صاحب ازراہِ امتحان کچھ پوچھ بیٹھتے تو آپ اس موضوع کے ہر پہلو پر اس قدر روشنی ڈالتے کہ شاہ صاحب عش عش کر اٹھتے۔ غلطی کی سرزنش کرنے کی بجائے عموماً فرمایا کرتے خدا کا شکر ہے کہ علم ہمارے خاندان سے ابھی مفقود نہیں ہوا۔

﴿مختصر حالات مقدمہ تقویۃ الایمان ص ۵ مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور﴾

چنانچہ اسی لاپرواہی اور آزاد خیالی ہی کی وجہ سے یہ فتنہ برپا ہوا کیونکہ جب محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تصانیف مطالعہ سے گزریں تو دل و جان سے ان پر فریفتہ ہو گئے اور ان افکار و نظریات کو اردو میں ڈھال کر تقویت الایمان کے نام سے فتنہ عوام کے لیے پیش کر دیا۔

---

(بقیہ) حاشا اللہ تعالیٰ عن ذالک لہٰذا یہ مبالغہ آرائی ہی ہو سکتی ہے۔ الحاصل قابل غور بات یہ ہے کہ جو شخص اتنا آزاد طبع ہو کہ نماز جمعہ کی پرواہ نہ کرے اور عین خطبہ کے وقت مسجد سے نکل کر پتنگ بازی کا شوق پورا کرے اور بزرگوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان کے سامنے برملا جھوٹ بولے وہ اگر عزت و عظمت مصطفےٰ ﷺ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آیات مبارکہ سے جھوٹے مطالب نکال کر قوم کو گمراہی میں ڈال دے تو کیا بعید ہے بس یہی کچھ ہوا۔ ﴿ابوسعید غفرلہٗ﴾
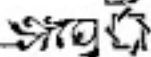
مولوی اسماعیل نے پوری کوشش کی کہ امت مسلمہ کا تعلق سلف صالحین اور بارگاہِ رسالت سے توڑ دیا جائے اور جو مسلمان اس تعلق کا تحفظ کرنا چاہیں انہیں بے دردی سے مشرک قرار دے دیا جائے۔

﴿مقدمہ تحقیق الفتوی ص ۲۸﴾

## بزرگانِ دین وعلمائے محققین کے تاثرات

۱

دہلی کے بڑے پیر حضرت علامہ ابوالحسن زید فاروقی مدظلہٗ اپنی تصنیف مولانا اسماعیل اور تقویت الایمان میں تحریر فرماتے ہیں ''کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے زمانے سے ۱۲۴۰؁ھ تک ہندوستان کے مسلمان دو فرقوں کے درمیان بٹے رہے ایک اہلسنت و جماعت دوسرا شیعہ پھر مولانا اسماعیل دہلوی کا ظہور ہوا وہ شاہ ولی اللہ کے پوتے اور شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر کے بھتیجے تھے۔ ان کا میلان محمد بن عبدالوہاب نجدی کی طرف ہوا اور نجدی کے رسالہ ''ردالاشراک'' ان کی نظر سے گذرا انہوں نے اردو میں تقویۃ الایمان لکھی۔ اس کتاب سے مذہبی آزادخیالی کا دور شروع ہوا کوئی غیر مقلد ہوا کوئی وہابی بنا کوئی اہلحدیث کہلایا کسی نے اپنے کو فلسفی کہا۔

ائمہ مجتہدین کی جو قدر ومنزلت اور احترام دل میں تھا وہ ختم

ہوا۔ معمولی نوشت وخواند کے افراد امام بننے لگے اور افسوس اس بات کا ہے کہ توحید کی حفاظت کے نام پر بارگاہِ نبوت کی تعظیم میں جو تقصیرات ﴿بے ادبیوں﴾ کا سلسلہ شروع کر دیا گیا یہ ساری قباحتیں ماہ ربیع الآخر ۱۲۴۰ھ کے بعد ﴿جب سے تقویت الایمان لکھی گئی﴾ سے ظاہر ہونا شروع ہوئی ہیں۔ اس وقت کے تمام جلیل القدر علماء کا دہلی کی جامع مسجد میں اجتماع ہوا۔ اور ان حضرات نے باتفاق اس کتاب کا رد کیا۔

﴿مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان ص ۱۰﴾

جس انسان کی طبیعت میں آزاد خیالی اور لا پرواہی ہو اس کا ایک ہی راستے پر چلتے رہنا مشکل ہوتا ہے بلکہ وہ ہر آنے جانے والے کے ساتھ جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مولوی اسماعیل صاحب چونکہ آزاد خیال اور لا پرواہ تھے اسی وجہ سے انہوں نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتابوں کا مطالعہ کیا تو اپنی خاندانی پختگی کو چھوڑ کر نجدی کے رنگ میں رنگے گئے۔ اور کتاب تقویۃ الایمان لکھ ڈالی۔ جس کی وجہ سے ان کے اپنے خاندانی بزرگ شاہ ولی اللہ سمیت مشرک اور جہنمی ٹھہرے۔ جیسے کہ آگے آ رہا ہے۔ لیکن مولوی اسماعیل صاحب نے اس

کی پرواہ نہیں کی کیوں کہ وہ تھے ہی لاپرواہ بلکہ ان کی لاپرواہی کے ان کے عقیدت مند بھی معترف ہیں۔

چنانچہ مقدمہ تحقیق الفتویٰ میں ہے ''آزادروی اور دین سے بے قیدی ﴿لاپرواہی﴾ یہاں تک بڑھی کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تصانیف مطالعہ سے گزریں تو دل و جان سے ان پر فریفتہ ہو گئے اور ان کے افکار و نظریات کو اردو زبان میں ڈھال کر تقویۃ الایمان کے نام سے فتنہ عوام کے لیے پیش کر دیا۔ ﴿ص ۲۸﴾

اور یہ لاپرواہی کا ہی کرشمہ ہے کہ خاندانی طریقہ کے خلاف نماز میں رفع یدین شروع کر دیا اور پھر لاجواب ہونے کے باوجود اس سے باز نہ آئے۔

اگر بس یا گاڑی وغیرہ کا ڈرائیور لاپرواہ ہو جائے تو کئی جانیں تباہ و ہلاک کر دیتا ہے یونہی جب ایک عالم دین لاپرواہ ہو جائے تو وہ بھی کئی مومنوں کے ایمان تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ بس یہی کچھ ہوا۔ حالانکہ اس سے پہلے ہندوستان کے مسلمان تمام کے تمام شیعہ فرقہ کو چھوڑ کر سنی حنفی عقائد کے پابند تھے۔

چنانچہ مشہور اہلحدیث ﴿غیر مقلد﴾ عالم دین مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے وہ شمع توحید کے صفحہ ۴۰ پر لکھتے ہیں: ''امرتسر میں مسلمان آبادی ہندو سکھ وغیرہ کے مساوی ہے۔ ۸۰ سال قبل قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل حنفی بریلوی خیال کیا جاتا ہے۔ ﴿مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان ص ۱۰﴾

۳

نیز محمد جعفر تھانیسری نے تاریخ عجیب میں لکھا ہے:

میری موجودگی ہند کے وقت ۱۲۷۸ھ تک شائد پنجاب بھر میں دس وہابی عقیدے کے مسلمان بھی موجود نہ تھے اور اب ۱۲۹۲ھ میں دیکھتا ہوں کہ کوئی گاؤں اور شہر ایسا نہیں ہے کہ جہاں کے مسلمانوں میں کم از کم چہارم حصہ وہابی معتقد محمد اسماعیل کے نہ ہوں۔

﴿مولانا محمد اسماعیل اور تقویۃ الایمان ص ۱۰﴾

حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمتہ اللہ علیہ کا

ارشادگرامی:

اس تقویۃ الایمان کی بدولت ہندوستان کے مسلم حصہ میں ایک خطرناک جنگ چھڑ گئی اور ہر گھر مولوی اسماعیل کی بدولت معرکہ جنگ بن گیا۔ مسلمانوں کا شیرازہ درہم برہم ہوا ان کے پہلوؤں میں ان کے خونخوار دشمن پیدا ہو گئے جو انہیں مشرک جانتے اور رات دن ان سے لڑتے رہتے ہیں اور جس قدر اس کتاب کی اشاعت زیادہ ہوتی جاتی ہے اسی قدر جنگ وسیع ہوتی جاتی ہے۔ ﴿اطیب البیان ص ۴﴾

۵

دہلی کے بڑے پیر حضرت علامہ زید ابوالحسن فاروقی مجددی مدظلہم العالی تحریر فرماتے ہیں "جب یہ کتاب ﴿تقویۃ الایمان﴾ لکھی گئی تو ایک فتنہ برپا ہو گیا۔ کیوں کہ یہ کتاب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے خاندانی نظریات کے یکسر خلاف تھی اور اس کے شرک کی زد میں سب ہی آتے تھے۔ اس لیے خصوصاً دہلی میں ایک ہنگامہ کھڑا ہو گیا تو مولانا مخصوص اللہ صاحب جو کہ مولوی اسماعیل صاحب کے چچا زاد بھائی تھے ان کی موجودگی میں دہلی کی جامع مسجد میں جلیل القدر علماء کا
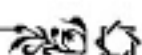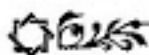
اجتماع ہوا اور ان علماء نے باتفاق اس کتاب کا رد کیا ازاں بعد حضرت مولانا فضل رسول بدایونی نے مولانا مخصوص اللہ کو خط لکھا یہ خط اور اس کا جواب چھپ چکا ہے وہ خط اور اس کا جواب ملاحظہ ہو:

## نوٹ:

خط میں پہلے سات سوالات ہیں پھر ان کے بالترتیب جوابات ہیں لیکن فقیر نے ہر سوال کے ساتھ ہی اسکا جواب درج کر دیا ہے تاکہ پڑھنے والوں کو آسانی ہو۔ ﴿ابوسعید غفرلہٗ﴾

## مولانا فضل رسول بدایونی رحمتہ اللہ علیہ کا خط

بعد گذارش آداب تسلیمات عرض ہے کہ تقویۃ الایمان کے مشہور ہونے سے لے کر لوگوں میں بڑی نزاع ﴿جھگڑا﴾ ہے اس کتاب کے مخالف لوگ کہتے ہیں یہ کتاب تمام سلف صالحین اور سواد اعظم کے خلاف ہے۔ اور خود مصنف کے خاندان کے خلاف ہے اس کتاب کی رو سے مصنف کے استادوں سے لیکر صحابہ کرام تک کوئی کفر و شرک سے نہیں بچتا اور اس کے موافق ﴿ہم عقیدہ وہابی لوگ﴾ کہتے
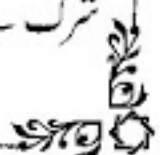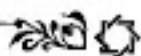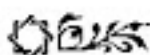
ہیں کہ وہ کتاب موافق سلف صالح اور انکے خاندان کے ہے چوں کہ اس بات کو جیسا آپ جانتے ہونگے غالبًا دوسرا نہ جانتا ہوگا۔ اهل البیت ادری بمافیہ اس خیال سے چند باتیں معروض ہیں امید ہے کہ جواب باصواب مرحمت ہو۔

## سوال نمبر ا:

تقویۃ الایمان آپ کے خاندان کے موافق ہے یا مخالف؟

## جواب:

پہلی بات کا جواب یہ کہ تقویۃ الایمان کا میں نے نام تفویت الایمان ﴿ ایمان کو برباد کرنے والی کتاب ﴾ رکھا ہے۔اس کے رد میں جو میں نے رسالہ لکھا ہے اس کا نام معید الایمان رکھا ہے۔ اسماعیل کا رسالہ ﴿ تقویۃ الایمان ﴾ ہمارے خاندان کے موافق کیا یہ تمام انبیا اور رسولوں کی توحید کے خلاف ہے کیونکہ پیغمبر سب توحید سکھلانے کو اپنے راہ پر چلانے کو بھیجے گئے تھے۔اس کے رسالہ ﴿ تقویۃ الایمان ﴾ میں اس توحید کا اور پیغمبروں کی سنت کا پتہ بھی نہیں ہے اس پر شرک اور

بدعت کے افراد گن کر جو لوگوں کو سکھلاتا ہے کسی رسول نے اور ان کے خلیفہ نے کسی کا نام لے کر شرک یا بدعت لکھا ہوا اگر کہیں ہو تو اس کے پیروں ﴿ہم عقیدہ لوگوں﴾ سے کہو کہ ہم کو بھی دکھائے۔

سوال نمبر۲:

لوگ کہتے ہیں کہ اس میں انبیاء' اولیاء کے ساتھ بے ادبی کی ہے اس کا کیا حال ہے؟

جواب:

دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ شرک کے معنی ایسے کیے ہیں کہ اس کی رو سے فرشتے اور رسول' خدا کے شریک بنتے ہیں اور خدا شرک کا حکم دینے والا ٹھہرتا ہے اور وہ شریک کہ شرک سے راضی ہو وہ مبغوض خدا ہوتا ہے۔

محبوب کو مبغوض بنانا اور کہلوانا ادب ہے یا بے ادبی ہے اور بدعت کے معنی وہ بتلائے اور پھیلائے ہیں کہ اصفیاء اولیاء بدعتی ٹھہرتے ہیں تو یہ ادب ہے یا بے ادبی ہے۔

سوال نمبر۳:

شرعاً اس کے مصنف کا کیا حکم ہے؟

جواب:

جواب یہ ہے کہ پہلے دونوں جوابوں میں سے دیندار اور سمجھنے والے کو ابھی کھل جائے گا کہ جس رسالے سے اور اس کے بنانے والے سے لوگوں میں برائی اور بگاڑ اور خلاف سب انبیاء اولیاء کے ہو تو وہ گمراہ کرنے والا ہوگا یا ہدایت کرنے والا ہوگا۔ میرے نزدیک اس کا رسالہ علمنامہ برائی اور بگاڑ کا ہے اور بنانے والا فتنہ گر اور مفسد اور غادی اور مغوی ﴿ گمراہ اور گمراہ کرنے والا ﴾ ہے۔

حق اور سچ یہ ہے کہ ہمارے خاندان سے دو شخص ایسے پیدا ہوئے کہ دونوں کو امتیاز اور فرق نیتوں اور حیثیتوں اور اعتقادوں اور اقراروں کا اور نسبتوں اور اضافتوں کا نہ رہا تھا اللہ تعالیٰ کی بے پرواہی سے سب چھن گیا تھا۔ مانند قول مشہور کہ ''چوں حفظ مراتب نہ کنی زندیقی'' ایسے ہی ہوگئے۔

## سوال نمبر۴:

لوگ کہتے ہیں کہ عرب میں وہابی پیدا ہوا تھا اس نے نیا مذہب بنایا تھا۔ علمائے عرب نے اس کی تکفیر کی تھی تقویۃ الایمان اس کے مطابق ہے؟

## جواب:

چوتھی بات کا جواب یہ ہے کہ وہابی کا رسالہ متن تھا۔ اور ﴿اسماعیل﴾ گویا اس کی شرح کرنے والا ہو گیا۔

## سوال نمبر۵:

وہ کتاب التوحید جب ہندوستان میں آئی آپ کے حضرت عم بزرگوار اور حضرت والد نے اسے دیکھ کر کیا فرمایا تھا؟

## جواب:

پانچویں بات کا جواب یہ ہے کہ بڑے عم ﴿چچا﴾ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بزرگوار کہ وہ بینائی سے معذور ہو گئے تھے اس کو سنا تو یہ فرمایا اگر بیماریوں سے معذور نہ ہوتا تو تحفہ اثناء عشریہ کا سا جواب اس کا رد بھی

لکھتا۔ اس کی بخشش وہاب بے منت نے اس بے اعتبار کو کی شرح کا رد لکھا۔ متن کا مقصد بھی نابود ہو گیا۔ ہمارے والد ماجد نے اس کتاب کو دیکھا نہ تھا۔ بڑے حضرت کے فرمانے سے کہا گیا کہ جب اس کو گمرہ جان لیا تب اس کا رَدّ لکھنا فرمایا۔

سوال نمبر ۶:

مشہور ہے کہ جب اس نئے مذہب کی شہرت ہوئی تو آپ جامع مسجد دہلی میں تشریف لے گئے۔ مولوی رشید الدین خان وغیرہ تمام اہل علم آپ کے ساتھ تھے اور مجمع خاص و عام میں مولوی اسماعیل صاحب اور مولوی عبدالحی صاحب کو ساکت اور عاجز کیا اس کا کیا حال ہے؟

جواب:

چھٹی بات کا جواب یہ ہے کہ یہ بات تحقیق اور سچ ہے کہ میں نے مشاورت کی راہ سے کہا تھا کہ تم نے سب سے جدا ہو کر تحقیق دین میں کی ہے۔ وہ لکھو کچھ ظاہر نہ کیا۔ ہماری طرف سے جو سوال ہوئے تھے اس کے جواب میں ہاں جی ہاں جی کر کے مسجد سے چلے گئے۔

سوال نمبر ۷:

اسوقت آپ کے خاندان کے شاگرد اور مریدان کے طور ﴿طریقے﴾ پر تھے یا آپ کے موافق ؟

جواب:

ساتویں بات کا جواب یہ ہے کہ اس مجلس تک سب ہمارے طور ﴿طریقے﴾ پر تھے۔ پھر ان کا جھوٹ سن کر کچے کچے آدمی آہستہ آہستہ پھرنے لگے اور ہمارے والد کے شاگردوں اور مریدوں میں سے بہت بچے رہے شاید کوئی نادر پھرا ہو تو مجھے اس کی خبر نہیں ہے۔

﴿مولانا اسماعیل دہلوی اور تقویۃ الایمان ص ۱۰﴾

۶

دہلی والے بڑے پیر حضرت علامہ ابوالحسن زید فاروقی مدظلہ العالی کا فرمان: قمری حساب سے ۵ سال ۵ مہینے ۱۷ دن اور شمسی حساب سے ۵ سال ۳ مہینے ۲۰ دن یہ تحریک چلی مولانا اسماعیل نے نجدی ﴿محمد بن عبدالوہاب﴾ کی پیروی میں وہی قدم اٹھایا جو نجدی اٹھا چکا تھا کہ جو

شخص اس کی تعلیمات کو تسلیم نہ کرے وہ قتل کر دیا جائے اور یہ مسلک اہل ہوا کا ہے۔

۷

مولانا عبدالحکیم شرف قادری نے فرمایا: سرحدی مسلمان سکھوں کے ساتھ جہاد کے نام پر مجاہدین کا ساتھ دے رہے تھے مولوی اسماعیل دہلوی اور ان کے ساتھیوں کے وہابیانہ عقائد بات بات پر کفر کا فتویٰ اور مجاہدین کے ساتھ پٹھان خواتین کے جبری نکاح وغیرہ ذالک وہ امور تھے جنہوں نے سرحد کے غیرت مند پٹھانوں کو مشتعل کر دیا۔ چنانچہ پشاور میں مجاہدین کی خاصی بڑی جماعت کو تہ تیغ کر دیا گیا۔ سرسید تو یہاں تک کہتے ہیں کہ ۱۲۴۶ھ مطابق ۱۸۳۱ء میں انہی کے ہاتھوں بالاکوٹ میں مولوی اسمٰعیل دہلوی اور سیّد صاحب اور ان کے ساتھیوں کا خاتمہ ہوا۔ ﴿مقدمہ تحقیق الفتویٰ ص ۲۴﴾

نیز فرمایا قرآن وحدیث کی تعلیم کے مطابق راہ راست وہ صحیح طریقہ ہے جس پر نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام اور سلف صالحین چلتے رہے

مولوی اسماعیل دہلوی نے پوری کوشش کی کہ امت مسلمہ کو سلف صالحین اور بارگاہِ رسالت سے منقطع کر دیا جائے اور جو مسلمان اس تعلق کا تحفظ کرنا چاہیں انہیں بے دردی سے کافر و مشرک قرار دے دیا جائے۔ ﴿مقدمہ تحقیق الفتویٰ ص ۲۸﴾

۹

غیر مقلدوں کے مایۂ ناز عالم دین وحید الزماں کا قول: ہمارے بعض متاخرین بھائیوں نے شرک کے بارے میں بہت شدت اختیار کی ہے اور اسلام کا دائرہ تنگ کر دیا ہے اور مکروہ یا حرام امور کو شرک قرار دے دیا ہے ﴿ہدیۃ المھدی﴾ اور اس کے حاشیہ پر لکھا ہے وہ شیخ عبدالوہاب ہیں جنھوں نے ان امور کو شرک قرار دیا۔ جیسا کہ اہل مکہ کی طرف ارسال کردہ اس کے بیٹے محمد اور پوتے عبداللہ کے مکتوب سے معلوم ہوتا ہے اور مولانا اسماعیل نے تقویۃ الایمان میں اکثر امور میں اس کی پیروی کی ہے۔ ﴿ہدیۃ المھدی ص ۲۶﴾

۱۰

حضرت مولانا سیّد نعیم الدین فاضل مرادآبادی رحمتہ اللہ علیہ کا

قول مبارک: ''مولوی اسماعیل دہلوی نے متعدد کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں سے تقویت الایمان بہت مشہور ہے اور اس کی بکثرت اشاعت کی گئی ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پہنچ چکی ہے اور ہزار ہا بندگان خدا اس کتاب سے گمراہ ہو گئے ہیں۔ مولوی اسماعیل کے مقدر نے یاروی نہ کی اور انہیں ہندوستان کی فرمانروائی نصیب نہ ہوئی لیکن اس کے پروپیگنڈہ سے ہزار ہا بلکہ لاکھوں آدمی بے دین اور بزرگان دین و اکابر اسلام حتیٰ کہ انبیاء علیہم صلوٰۃ السلام کی جناب میں گستاخ ہو گئے۔ جس سے ہند کے کفار کو ہمت ہوئی اور وہ آئے دن اسلام و پیشوایان اسلام کی شان میں گستاخانہ لب کشائی کرنے لگے۔ ﴿اطیب البیان ص ۴﴾

**۱۱**

دہلی کے بڑے پیر علامہ زید ابو الحسن فاروقی مدظلہٗ العالی کا ارشاد گرامی: ''انگریزوں نے وہ ہنگامے دیکھے جو ۱۲۴۰ھ مطابق ۱۸۲۵ء میں دہلی کی جامع مسجد میں ہوئے اور پھر دیکھا کہ کس طرح مسلمان فرقوں اور ٹولیوں میں بٹے۔ اور یہ سب کچھ اس کتاب ﴿تقویۃ الایمان﴾ کی

وجہ سے ہوا لہٰذا اس کتاب کو ہندوستان کے گوشہ گوشہ تک پہنچایا جائے تاکہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں اور انگریز سکون کے ساتھ حکومت کرے۔ ﴿مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان﴾

**۱۲**

پروفیسر محمد شجاع الدین کا اعتراف کہ انگریزوں نے کتاب تقویۃ الایمان مفت تقسیم کی۔ چنانچہ ڈاکٹر قمر النساء ایم اے نے لکھا ہے: اعترف بروفیسر محمد شجاع الدین المتوفی ۱۹۶۵ء رئیس قسم التاریخ بکلیته دیال سنگھ بلاهور فی مکتوبه الی البروفیسر خالد البزمی بلاهور ان الانجیزیین قد وزعوا کتاب تقویة الایمان بغیر ثمن یعنی پروفیسر محمد شجاع الدین صدر شعبہ تاریخ دیال سنگھ کالج لاہور نے جن کی وفات ۱۹۶۵ء میں ہوئی اپنے ایک خط میں پروفیسر خالد بزمی لاہوری کو لکھا ہے اور اعتراف کیا ہے کہ انگریزوں نے کتاب تقویت الایمان مفت تقسیم کی ہے۔

﴿مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان ص ۵۱﴾
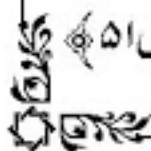
**۱۳**

دہلی کے حضرت علامہ ابوالحسن زید فاروقی کا ارشاد مبارک:

''مجھ کوتقویۃ الایمان میں وہابیت کے اثرات نظر آئے لہذا میں نے مختصر طور پر محمد بن عبدالوہاب کے حالات کا مطالعہ کیا اوران کے رسالہ ردالاشرک کا دقیق نظر سے مطالعہ کیا اوراس نتیجہ پر پہنچا کہ مولانا اسماعیل نے جو کچھ اس رسالہ ﴿تقویۃ الایمان﴾ میں لکھا ہے نجدی کے ردالاشراک سے لیا ہے۔

**۱۴**

مولوی اسماعیل دہلوی کا اپنا اقرار:''میں نے یہ کتاب ﴿تقویۃ الایمان﴾ لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آگئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جلی لکھ دیا گیا ہے۔

﴿مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان ص ۵۴﴾

## تبصرہ:

بیشک یہ وہ خرابی ہے جس کی وجہ سے ہندوستان کے مسلم حصہ میں ایک خطرناک جنگ چھڑ گئی ہے معمولی معمولی باتوں کو شرک جلی قرار دینا کسی مسلمان کا کام نہیں، کیونکہ اس کی وجہ سے تمام ولی قطب ابدال اور غوث بلکہ انبیاء و مرسلین مشرک اور جہنمی ٹھہرتے ہیں۔

العیاذ باللہ العیاذ باللہ تعالیٰ ﴿ابوسعید غفرلہٗ﴾

۱۵

حضرت پیر طریقت سیّد مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک: الحاصل بتوں اور کاملین کی ارواح میں فرق ظاہر و باہر ہے۔ لہٰذا بتوں کے بارے میں نازل ہونے والی آیات کو انبیاء اور اولیاء پر چسپاں کرنا جیسا کہ تقویۃ الایمان میں ہے نہایت قبیح تحریف اور بدترین تخریب کاری ہے۔ ﴿مقدمہ تحقیق الفتویٰ ص ۳۶﴾

۱۶

مولانا عبدالحکیم شرف قادری نے فرمایا: چوں کہ تقویت الایمان

میں عامۃ المسلمین کو مشرک اور بدعتی قرار دیا گیا تھا اس لیے علمائے اہلسنت نے سختی سے اس کا نوٹس لیا یہاں تک کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی اس سے برأت اور بیزاری کا اظہار فرمایا۔ مولانا مخصوص اللہ مولانا محمد موسیٰ' حضرت شاہ احمد سعید مجددی' مفتی صدر الدین آزردہ' شاہ فضل حق خیر آبادی' شاہ عبدالمجید بدایونی' شاہ فضل رسول بدایونی قدست اسرارھم ایسے اکابر معاصرین نے تقریر وتحریر کے ذریعہ ردّ بلیغ کیا کچھ لوگوں نے ان نظریات کو اپنا کر حمایت کا راستہ اختیار کیا پھر فریقین میں وہ معرکہ آرائی ہوئی کہ پورا ہندوستان میدان کارزار دکھائی دینے لگا۔ ﴿مقدمہ تحقیق الفتویٰ ص ۵۱﴾

## تبصرہ:

اس کتاب کی بدولت آج اپنے آپ کو حنفی کہلانے والے دو گروہوں میں بٹ گئے ہیں ایک گروہ وہ ہے جو کہ حبیب خدا سیّد انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ بے کس پناہ میں نیاز مند اور اولیاء امت کے دامن کے ساتھ وابستہ ہے وہ سنی حنفی بریلوی کہلاتے ہیں۔

دوسرا گروہ وہ ہے جو اس کتاب تقویۃ الایمان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر عظمت مصطفےٰ ﷺ اور شان اولیاء سے کٹ چکا ہے اور وہ سنی حنفی دیوبندی کہلاتے ہیں اور یہ کتاب علمائے دیوبند کے نزدیک اس پائے کی ہے کہ انہوں نے اس کا گھر میں رکھنا پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام قرار دیا ہے۔ چنانچہ صدر دار العلوم دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے: اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور شرک وبدعت میں لاجواب ہے استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ مبوّب صفحہ ۲۱۹)

صدر دیوبند کا یہ کہنا کہ استدلال اس کے قرآن وحدیث سے ہیں سراسر غلط ہے پڑھ کر دیکھیں ''البرھان'' یا ''خلیفۃ اللہ''۔

اللہ تعالےٰ سب کو بے ادبی سے بچائے اور منعم علیہم کے ساتھ وابستہ رکھے۔ آمین۔

ابوسعید محمد امین غفرلہٗ

## شرک کی برائی

یقین جان لینا چاہیے کہ شرک اور کفر نا قابل معافی جرم ہیں مشرک کی بخشش ہو ہی نہیں سکتی۔ یعنی کافر و مشرک بغیر توبہ کیے مرجائے تو وہ ہرگز نہ بخشا جائے گا۔ قرآن مجید میں ہے: ان اللّٰہ لا یغفران یشرک بہ ویغفر مادون ذالک لمن یشآء

یعنی بالتحقیق اللہ تعالےٰ شرک کو نہیں بخشے گا اور اس کے نیچے جو گناہ ہیں وہ اللہ تعالےٰ بخش دے گا۔ جس کے لیے چاہے نیز قرآن مجید میں ہے: ومن یشرک باللّٰہ فکانما خرمن السمآء فتخطفہ الطیر اوتھوی بہ الریح فی مکان سمیق

یعنی جو کوئی اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرے گویا وہ آسمان سے گر پڑا اور اسے پرندے اچک لیں یا اس کو آندھی دور کے مکان میں پھینک دے۔

نیز قرآن پاک میں ہے: ان الذین کفروا من اہل

الکتاب والمشرکین فی نار جهنم خالدین فیہا

آولئک ھم شر البریہ

بے شک جولوگ اہل کتاب میں سے کافر ہیں اور مشرک لوگ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہے گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔

یہاں تک تو سب کا اتفاق ہے کہ شرک اکبرالکبائر ہے اور مشرک بخشا نہیں جائے گا۔لیکن یہ کہ شرک کیا ہے۔اس میں دو الگ الگ نظریے ہیں۔ایک نظریہ قرآن وحدیث کا ہے۔نبیوں،ولیوں صدیقوں کا ہے۔دوسرا نظریہ خارجیوں کا ہے۔

قرآن وحدیث اور نبیوں ولیوں کا یہ نظریہ ہے کہ غیر اللہ کو اللہ تعالی کیساتھ برابر ماننا غیر اللہ کے لیے کوئی صفت ذاتی ﴿غیر عطائی﴾ ماننا غیر اللہ کو مستحق عبادت ماننا یہ شرک ہے لیکن یہ کہ اللہ تعالے کسی نبی یا ولی کو علم یا اختیار یا تصرف عطا کرے یہ ہرگز شرک نہیں ہے۔

خارجیوں کا نظریہ یہ ہے کہ غیر اللہ کے لیے اختیار یا تصرف ماننا یہ شرک ہے اور وہ کافروں اور بتوں کے بارے میں نازل شدہ آیات مبارکہ کو ایمان والوں ﴿نبیوں۔ولیوں﴾ پر چسپاں کرتے ہیں۔اسی

لیے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما خارجیوں کو بدترین مخلوق جانتے تھے۔

چنانچہ صحیح بخاری میں ہے: وكان ابن عمر يراهم شرار خلق الله وقال انهم انطلقوا الى آيات نزلت في الكفار فجعلوها على المومنين۔

(صحیح بخاری جلد دوم باب قتال الخوارج)

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خارجیوں کو بدترین مخلوق شمار کرتے تھے اور فرمایا یہ اس لیے کہ جو آیتیں کافروں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں خارجی لوگ ان آیتوں کو ایمان والوں ﴿نبیوں۔ ولیوں﴾ پر چسپاں کرتے ہیں اور یہ خارجیوں والا نظریہ مولوی اسماعیل نے تقویت الایمان میں اختیار کیا ہے اور وہی آیتیں جوکہ کافروں اور بتوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں لکھ کر تاثر دیا ہے کہ جوکوئی نبیوں ولیوں کے لیے اختیار یا تصرف ثابت کرے خواہ اللہ کی عطا سے ہی کرے وہ مشرک ہے۔ مثلاً تقویۃ الایمان کے پہلے باب توحید وشرک میں پہلی آیت مبارکہ لکھی ہے:

ویعبدون من دون اللّٰہ مالا یضرھم ولا

ینفعھم ویقولون ھولاء شفعائنا عند اللّٰہ قل اتنبئون

اللّٰہ بما لا یعلم فی السموات ولا فی الارض

سبحانہ وتعالی عما یشرکون۔

اس آیت مبارکہ کا پہلا لفظ ''ویعبدون من دون اللّٰہ'' ثابت کر رہا ہے کہ یہ آیت بتوں اور ان کے پجاریوں کافروں مشرکوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ کفار مکہ بتوں کی عبادت کرتے تھے اس آیت پاک کو ایمان والوں پر چسپاں کرنا خارجیوں کا ہی وطیرہ ہو سکتا ہے۔

کوئی مسلمان کسی بزرگ کسی نبی ولی کی عبادت نہیں کرتا۔ مسلمان عبادت صرف اللہ تعالے کی کرتے ہیں۔ دوسری آیت مبارکہ اسی باب کی ملاحظہ ہو: والذین اتخذوا من دونہ اولیاء ما

نعبدھم الا لیقربونا الی اللّٰہ زلفا

جن لوگوں نے اللہ تعالے کے مقابلہ میں دوست بنا رکھے ہیں وہ ان کی عبادت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ان کی اس لیے عبادت

کرتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کردیں۔

اور یہ روز روشن کی طرح واضح ہے کہ کوئی مسلمان غیر اللہ کی عبادت نہیں کرتا۔ لہٰذا یہ آیت بھی بتوں کے پجاریوں کافروں کے بارے میں ہے۔

پھر تیسری آیت مبارکہ جو کہ تقویت الایمان کے ردالاشراک فی التصرف میں لکھی ہے اس میں صراحۃً لفظ عبادت کا موجود ہے:

ویعبدون من دون اللہ مالا یملك لھم رزقا من السموات ولارض شیأ ولا یستطیعون۔

اورظاہر کہ "من دون اللہ" کی عبادت کافر ہی کرتے ہیں۔ ایمان والے ہرگز "من دون اللہ" کی عبادت نہیں کرتے یوں ہی ردالاشرک فی العبادۃ میں "الا تعبدوا الا اللہ" میں لفظ عبادت صراحۃً موجود ہے جو کہ ثابت کر رہا ہے کہ یہ آیتیں کافروں بت پوجنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ ان آیات مبارکہ کو ایمان والوں۔ نبیوں۔ ولیوں۔ بزرگوں پر لگانا اپنے خارجی ہونے کا ثبوت فراہم کرنا ہے۔ اور تقویت الایمان کے مصنف نے اپنی کتاب

میں یہی کچھ کیا ہے۔ یعنی سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فرمان کے مطابق خارجیوں کا رول ادا کیا ہے۔ کافروں اور بتوں والی آیتیں لکھ لکھ کر ایمان والوں ﴿نبیوں۔ ولیوں اور بزرگوں﴾ پر چسپاں کی ہیں اور اس دھوکہ دہی سے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں مسلمان گمراہ ہوئے اور شان رسالت وشان ولایت میں گستاخ ہو گئے۔

فالی اللہ المشتکی۔

اب چند باتیں جو تقویت الایمان میں کافروں کے بارے میں نازل شدہ آیات مبارکہ کو نبیوں' ولیوں پر لگا کر بیان کی ہیں۔ وہ درج کی جاتی ہیں۔

﴿اوّل﴾ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا

﴿تقویت الایمان ص ۷ مطبع دفتر اخبار محمدی دہلی﴾

﴿دوم﴾ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ [1]

﴿تقویت الایمان ص ۷ مطبع دفتر اخبار محمدی دہلی﴾

ذرا اس بات کا عنوان ملاحظہ ہو جس کا نام محمد یا علی ہے کتنے

[1] اس کے متعلق مطالعہ کریں ''البرھان'' یا ''خلیفۃ اللہ'' کا۔

گرے ہوئے الفاظ ہیں گویا کہ مصنف کو ان حضرات کے ساتھ کوئی محبت وعقیدت نہیں ہے۔ انسان بالکل بیگانہ ہو تو بھی اس کا ذکر اچھے الفاظ سے کر دیتا ہے۔ اب ذرا غور کیجئے کہ جو شخص تقویت الایمان پر اعتقاد رکھے گا وہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کا کیا ادب کرے گا۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

بلکہ تقویت الایمان کی تعلیم ہی بے ادبی اور گستاخی پر ہے۔

چنانچہ تقویت الایمان کے صفحہ ۱۵ پر لکھا:

جان لیان چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ ﴿معاذ اللہ﴾

حالانکہ اللہ تعالٰے نے قرآن مجید میں فرمایا:

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔

اے ایمان والو جو تم میں سے متقی پرہیز گار ہیں وہ بے شک اللہ تعالٰے کے ہاں عزت وآبرو والے ہیں۔ نیز اللہ تعالٰے نے فرمایا:

وکان عند اللہ وجیہا۔

کہ موسٰے علیہ السلام اللہ تعالٰے کے ہاں عزت وآبرو والے

تھے۔اور عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا:

وجیھا فی الدینا ولآخرۃ۔

عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے دربار دونوں جہاں میں عزت و آبرو والے ہیں۔

نیز اللہ تعالےٰ نے قرآن ذیشان میں فرمایا: وللّٰـــہ العـزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون۔

یعنی اللہ تعالےٰ اور اس کا پیارا رسول اور ایمان دار عزت والے ہیں ولیکن منافق لوگ نہیں جانتے۔

ان چاروں آیتوں کی موجودگی میں کوئی مسلمان بھلا یہ کہہ سکتا ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ۔

﴿سوم﴾ معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی۔ ﴿ص ۷﴾

﴿چہارم﴾ اب بھی جو کوئی کسی مخلوق کا عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے اب اس پر شرک ثابت ہو

جاتا ہے۔ ﴿ص ۳۲﴾

﴿پنجم﴾ اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی طاقت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ ﴿ص ۱۰﴾

زاں بعد قرآن و حدیث اور انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے نظریات تحریر کیے جاتے ہیں تا کہ پڑھنے والے حضرات بخوبی جان لیں کہ تقویت الایمان میں جو نظریات درج ہیں یہ ہرگز نبیوں ولیوں کے نظریات نہیں ہیں بلکہ یہ خارجیوں کے نظریات ہیں اور ان تقویت الایمانی نظریات کی رو سے سارے نبی، ولی، غوث، قطب اور ان کے ماننے والے مشرک ٹھہرتے ہیں۔ ﴿معاذ اللہ ثم معاذ اللہ﴾

۱

قرآن پاک میں ہے حضرت عیسیٰ نبی علیہ السلام نے فرمایا:

انی اخلق لکم من الطین کھیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن اللّٰه۔

﴿قرآن مجید سورۃ آل عمران﴾

یعنی مٹی سے پرندہ میں بناتا ہوں پھر اس میں پھونک میں لگاتا ہوں تو وہ اللہ تعالےٰ کے اذن اور عطا سے پرندہ بن کر اڑ جاتا ہے۔

اس پر غور کیجئے تخلیق کس کا کام ہے۔ یہ کام یعنی پیدا کرنا اللہ تعالےٰ کا کام ہے لیکن یہ تصرف اللہ تعالےٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام کر رہے ہیں۔

"اخلق" صیغہ واحد متکلم کا ہے۔ یعنی میں پیدا کرتا ہوں فرق یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کا فعل خلق ذاتی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کا فعل خلق عطائی ہے۔ مگر صاحب تقویت الایمان اسے بھی شرک قرار دے رہے ہیں۔

پڑھیے عبارت نمبر ۴: "جو کوئی کسی مخلوق کا عالم میں تصرف ثابت کرے اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے اب اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے۔"

نیز یہ کہ "پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی طاقت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔"

اور قرآن پاک اللہ تعالےٰ کی عطا سے عیسیٰ علیہ السلام کیلئے تصرف ثابت کر رہا ہے۔ ببیں تفاوت راہ است از کجا تا بکجا۔

ذرا اس پر بھی غور کیجئے کہ مردے زندہ کرنا یہ کس کا کام ہے ہر کوئی جانتا ہے کہ مردے زندہ کرنا یہ اللہ تعالےٰ کا کام ہے مگر قرآن مجید یہی کام عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ثابت کر رہا ہے۔

"واحی الموتی باذن اللّٰہ"

یعنی مردے میں زندہ کرتا ہوں اللہ تعالےٰ کے اذن و عطا سے۔ ﴿قرآن مجید سورۃ آل عمران﴾

اس سے بڑا تصرف کیا ہوگا مگر تقویت الایمانی نظریات کی رو سے یہ محض شرک ہے۔

لاحول ولا قوۃ الا با اللّٰہ العلی العظیم۔

قرآن پاک کے نظریہ کے مطابق حضرت سلیمان علیہ السلام کی امت کے ولی نے اللہ تعالےٰ کی عطا سے ایسا تصرف کیا کہ بلقیس کا نہایت ہی وزنی تخت آنکھ جھپکنے میں سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر کر دیا۔ ﴿قرآن مجید سورۃ نمل﴾

اور ایسا تصرف کرنا خواہ اللہ تعالےٰ کی عطا سے ہو تقویۃ الایمان نظریہ کی رو سے محض شرک ہے۔

## احادیث مبارکہ سے تصرف باعطا اللہ

۴

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے اپنی شان بیان فرمائی ہے:

"انما قولنا لشئی اذا اردناہ ان نقول لہ کن فیکون" ﴿سورۃ نمل﴾

یعنی اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے جب ہم کسی چیز کا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے کن فرماتے ہیں تو وہ چیز ہو جاتی ہے اور اللہ تعالےٰ کی عطا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ کن سے ہی تصرف فرمایا۔

چنانچہ حکم بن ابو العاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھتا اور جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے تو اپنا منہ ٹیڑھا کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا تو فرمایا: "کن کذالك"

ایسے ہی ہو جا تو اس کا منہ مرتے دم تک ٹیڑھا ہی رہا یہ حدیث

پاک علامہ سیوطی نے مستدرک بیہقی اور طبرانی سے خصائص کبریٰ میں تحریر کی ہے نیز فرمایا کہ اس حدیث مبارک کو امام حاکم نے صحیح کہا ہے۔ ﴿خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۷۹﴾

❺

نیز امام بیہقی سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ نے خطبہ دیا تو ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی نقل کر رہا تھا۔

یہ دیکھ کر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''كذالك فكن'' ایسے ہی ہو جا تو وہ مخبوط الحواس ہو گیا۔ دو مہینے یونہی رہا پھر جب اسے ہوش آیا تو اس کا منہ ٹیڑھا ہی تھا۔

﴿خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۷۹﴾

غور کیجئے کہ اللہ تعالےٰ کن فرمائے تو کام ہو جاتا ہے وہی لفظ اللہ تعالےٰ کے عطا کردہ تصرف سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نے فرمایا تو ویسے ہی ہو گیا۔ لیکن تقویت الایمان کے مطابق یہ محض شرک ہے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

۶

تقویت الایمانی نظریہ یہ ہے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

عبارت نمبر املاحظہ ہو۔

لیکن یہ نبیوں ولیوں کے نظریہ کے سراسر خلاف ہے حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں رہ کر کچھ لکھا کرتا تھا وہ اسلام سے مرتد ہو کر چلا گیا تو حبیب خدا ﷺ کی زبان حق ترجمان پر جاری ہوا: "ان الارض لاتقبلہ"

زمین اسے ہرگز قبول نہیں کرے گی وہ شخص مر گیا اور حضرت ابوطلحہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ اس علاقے میں گئے۔ جہاں وہ مرا تھا دیکھا کہ وہ مردہ زمین کے اوپر پڑا ہوا ہے پوچھنے پر لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسے کئی بار دفن کیا ہے مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا بلکہ اسے نکال باہر پھینکا ہے۔ ﴿بخاری و مسلم مشکوۃ شریف ص ۵۳۶﴾

۷

صحیح مسلم میں ہے ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ کے سامنے

بائیں ہاتھ سے کھانا شروع کردیا۔ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کل بیمینک"

دائیں ہاتھ سے کھا تو اس نے براہ تکبر کہہ دیا۔ میں دائیں ہاتھ

سے نہیں کھا سکتا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "ما استطعت"

تو دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکے گا تو پھر اس کے بعد اس کا

دائیاں ہاتھ منہ تک نہ اٹھ سکا۔ حاصل کلام یہ کہ جس دل میں ایمان کی

رمق باقی ہے وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا اور

یہ کہ اللہ تعالےٰ کی عطا سے بھی تصرف کرنا محض شرک ہے اور یہ کہ جس کا

نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اللہ تعالےٰ ادب کی توفیق عطا

کرے اور صریح حدیثوں کی خلاف ورزی سے بچائے۔

بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ

علی الہ واصحابہ وسلم۔

۸

تقویۃ الایمانی نظریہ یہ ہے کہ جو کوئی کسی مخلوق کا عالم

میں تصرف ثابت کرے اس پر شرک ثابت ہوجاتا ہے پھر خواہ یوں سمجھے

# حرف آغاز

مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے کتاب لکھی ہے جس کا نام تقویت الایمان ہے اس میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کا مذہب بیان کیا ہے اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کا مذہب انگریزوں کا ساختہ اور پیش کردہ ہے اگر کسی کو تحقیق کا شوق ہو تو وہ ہمفرے انگریز کی رپورٹ جو کہ ہمفرے کے اعترافات کے نام سے شائع ہو چکی ہے پڑھ کر اپنی تسلی کرے۔ اس رپورٹ سے اجمالاً ذکر یہ کہ حکومت برطانیہ نے جب نو آبادیات کی وزارت قائم کی تو اس میں کچھ لوگ جاسوسی کے لئے مقرر کئے گئے۔ ان میں سے ایک جاسوس ہمفرے نامی تھا۔ اس نے متعدد ملکوں کے دورے کئے وہ ترکی گیا وہاں وہ طالب علم کے بھیس میں جاسوسی کرتا رہا اور حکومت برطانیہ کو رپورٹیں بھیجتا رہا۔ پھر وہ واپس برطانیہ گیا۔ وہاں سے تازہ تجاویز اور ہدایات لے کر دوسری مرتبہ وزارت نوآبادیات کے حکم سے عرب ممالک میں آیا اور اس کی ملاقات محمد بن عبدالوہاب نجدی سے بصرہ میں ہوئی۔ ہمفرے کا کہنا ہے کہ میں

کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی طاقت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے لیکن سارے ولیوں، غوثوں، قطبوں کا نظریہ یہ ہے کہ اولیاء کرام اللہ تعالےٰ کی عطا سے جہان میں تصرف کرتے ہیں بلکہ تصرف تو ولایت کی طاقت کا دوسرا نام ہے جو اللہ تعالےٰ اپنے ولیوں کو عطا کرتا ہے۔

## ولیوں غوثوں اور قطبوں کا نظریہ

محبوب سبحانی قطب ربانی غوث اعظم جیلانی قدس سرہٗ نے اپنی کتاب فتوح الغیب میں تحریر فرمایا: اذا کنت فی امرہ کانت الاکوان فی امرک۔ ﴿فتوح الغیب مقالہ نمبر ۱۳﴾

یعنی اے بندے جب تو اللہ تعالےٰ کے زیر فرمان ہو جائے گا تو سارے جہان تیرے زیر حکم ﴿تیرے تصرف میں﴾ ہو جائیں گے۔

---

نبیوں، ولیوں کے تصرف کے متعلق تفصیل کیلئے کتاب ''خلیفۃ اللہ'' یا ''البرھان'' کا مطالعہ کریں۔

**۹**

نیز فرمایا غوث اعظم محبوب سبحانی قدس سرہ نے: قال اللّٰہ تعالٰی فی بعض کتبہ یا ابن آدم انا اللّٰہ الذی لا الٰہ الا انا اقول للشئی کن فیکون اطعنی اجعلک تقول للشئی کن فیکون۔

﴿فتوح الغیب مقالہ نمبر ۱۳﴾

یعنی اللہ تعالیٰ کا بعض کتابوں میں یہ فرمان آچکا ہے کہ اے بندے میں ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں میں جب کسی چیز کے متعلق کہتا ہوں "کن" ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے اے میرے بندے تو میری اطاعت کر تو میں تجھے ایسا کردوں گا کہ تیری زبان سے کن نکلے تو وہ کام ہو جائے گا۔

**۱۰**

نیز سیدنا غوث اعظم قدس سرہٗ نے فرمایا: ثم یرد علیک التکوین فتکون بالاذن الصریح۔

یعنی اے بندے تجھے سلوک کی منزلیں طے کرتے ہوئے اللہ

تعالےٰ مرتبہ تکوین ﴿تصرف﴾ عطا کرے گا کہ تو صریح اذن کے ساتھ تصرف کرے گا۔

**11**

نیز فرمایا: ثم یرد الیہ التکوین فیکون جمیع ما یحتاج الیہ باذن اللّٰہ۔ ﴿فتوح الغیب ص ۴۶﴾

یعنی سیدنا غوث اعظم قدس سرہ نے فرمایا "پھر سالک کو مرتبہ تمکین عطا ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالےٰ کے اذن و عطا سے ہر اس کام میں تصرف کرتا ہے جس کی اسے ضرورت ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ تقویت الایمان کا نظریہ یہ ہے کہ جہان میں کسی کے لیے تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے خواہ اللہ تعالےٰ کی عطا سے ہو اور غوث اعظم محبوب سبحانی قدس سرہٗ اللہ تعالیٰ کی عطا سے ولیوں کے لیے تصرف ثابت کر رہے ہیں اور بڑے وثوق سے ثابت کر رہے ہیں تو تقویت الایمانی نظریہ کے مطابق العیاذ باللہ العیاذ باللہ، غوث اعظم محبوب سبحانی بھی مشرک اور ان کے ماننے والے بھی ان کے نظریہ کو مان کر سب کے سب مشرک اور دوزخی ٹھہرے کہ شرک کی سزا ہی ہمیشہ دوزخ میں جلنا ہے۔

ان الذین کفروا من اھل الکتاب

والمشرکین فی نار جہنم خالدین فیہا۔

دُعاء:

یا اللہ ہمیں نظر بصیرت عطا کر کہ ہم حق و باطل میں فرق کر سکیں۔

۱۲

امام الاولیاء سیّد علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہٗ نے

فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ ولی ہیں کہ انہیں ولایت خاصہ عطا فرمائی ہے اور

وہ اولیاء کرام والی ملک وے اند۔

یعنی وہ اولیاء اللہ تعالےٰ کے ملک کے والی ﴿منتظم﴾ ہیں۔

نیز فرمایا: و مر ایشان را والیان عالم گردانیدہ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو جہان کا والی ﴿منتظم﴾ بنایا

ہے تو کیا اگر وہ کسی قسم کا تصرف نہیں کر سکتے تو والی کسی پتھر کا نام ہے بلکہ

آگے چل کر صراحۃً فرمادیا: واما آنچہ اھل حل و عقد اند

و سرہنگاں در گاہ حق جل و علا سہ صد تن

اند۔ ﴿کشف المحجوب ص:۱۹۱﴾

یعنی اولیاء کرام جو اہل حل وعقد ﴿تصرف کرنے والے﴾ اور دربار الٰہی کے سپہ سالار اور کوتوال ہیں۔ وہ تین سو ہیں۔

﴿کشف المحجوب فارسی ص ۱۹۰۔۱۹۱﴾

پھر اسی سلسلہ میں سرکار داتا گنج بخش رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک واقعہ بھی تحریر فرمایا کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں دریائے نیل اپنی عادت کے مطابق خشک ہو جایا کرتا تھا اور رسم جاہلیت کی بنا پر اسمیں ایک لڑکی کو آراستہ کر کے ڈال دیا کرتے تھے تا کہ دریا جاری ہو۔ فاروق اعظم نے کاغذ کے ٹکڑے پر لکھا اے دریا اگر تو اپنے آپ ٹھہر جاتا ہے تو بے شک جاری نہ ہو اور اگر تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے رکتا ہے تو "عمر میگوید برو" یعنی تجھے عمر حکم دیتا ہے کہ تو جاری ہو اور جب یہ ٹکڑا کاغذ کا دریا میں ڈالا تو دریا جاری ہو گیا۔ "وایں امارت بہ حقیقت بود"

یعنی یہ حکومت حقیقی تھی اور میری مراد اس واقعہ سے یہ ہے کہ ولایت کی شان ثابت کی جائے تا کہ اے عزیز تو جان لے کہ ولی

ایسے کو کہنا روا ہے جس کے اندر ایسی شان ولایت موجود ہو۔

﴿کشف المحجوب ص ۱۹۰﴾

۱۳

سلطان الہند خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہٗ نے فرمایا: چہ چیز است کہ درقدرت خدا تعالےٰ نیست مرد را باید کہ در فرمانہائے او تقصیر نہ کند تا ہرچہ خواہد آں شود۔

﴿دلیل العارفین مؤلفہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ ص ۲۵﴾

یعنی وہ کون سی چیز ہے جو اللہ تعالےٰ کی قدرت میں نہیں ولیکن مرد کو مرد بننا چاہیئے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے احکام میں کوتاہی نہ کرے پھر سالک جو چاہیگا وہ ہو جائے گا۔ خواجہ غریب نواز تو فرمائیں کہ سالک جو چاہے وہ ہوتا ہے مگر صاحب تقویۃ الایمان کہتا ہے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا یہ بھی عجب مسلمانی ہے۔

اس کے بعد خواجہ غریب نواز قدس سرہٗ نے تصرفِ اولیا کا ایک عجیب وغریب واقعہ بیان فرمایا:

فرمایا کہ ایک دن میں اپنے پیر و مرشد خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا اور کچھ درویش اور بھی موجود تھے کہ ایک بوڑھا کمزور جس کی کمر ٹیڑھی ہو چکی تھی لاٹھی ٹیکتا ہوا حاضر ہوا اور اس نے سلام عرض کیا میرے خواجہ نے سلام کا جواب دیا اور کھڑے ہو گئے اور نہایت ہی شفقت فرماتے ہوئے اسے اپنے پاس بٹھایا اور آنے کا سبب دریافت کیا تو اس بوڑھے نے عرض کی کہ میرا لڑکا تیس سال سے لاپتہ ہے جس کی جدائی سے میرا یہ حال ہو گیا ہے۔ یہ سن کر حضرت خواجہ نے سر مراقبے میں جھکایا کچھ دیر بعد سر مبارک اٹھایا اور حاضرین سے فرمایا اس کے لڑکے کی واپسی کے لیے فاتحہ و اخلاص پڑھ کر دعا کریں دعا کے بعد فرمایا: بابا جی جاؤ تھوڑی دیر کے بعد تم اپنے لڑکے کو لے کر یہاں آؤ گے۔ یہ سن کر بابا جی آداب بجالا کر خوشی خوشی واپس ہوئے ابھی گھر بھی نہ پہنچے تھے کہ کسی آنے والے نے بابا جی کو بشارت دی اور کہا بابا جی مبارک ہو تمہارا بیٹا گھر پہنچ گیا ہے بابا جی خوشی خوشی گھر پہنچے اور لڑکے کو ملے بابا جی کی نظر جو کمزور ہو چکی تھی روشن ہو گئی اور وہ اپنے لڑکے کو لے کر واپس حضرت خواجہ قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

حضرت خواجہ نے اس لڑکے کو پاس بلا کر پوچھا تو کہاں تھا عرض کیا مجھے جنوں نے پکڑ کر ایک جزیرہ میں باندھ رکھا تھا اور آج جب کہ میں بندھا بیٹھا تھا کہ ایک بزرگ جو آپ کے ہی ہم شکل تھے گویا وہ آپ ہی تھے آئے اور ہاتھ ڈال کر زنجیر کھول دیئے اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمایا کہ تو میرے پاؤں پر پاؤں رکھ اور آنکھیں بند کر لے۔ میں نے تعمیل حکم کی پھر فرمایا آنکھیں کھول میں نے آنکھیں کھولیں اور اپنے آپ کو اپنے گھر کے دروازے پر دیکھا پھر کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا کہ حضرت خواجہ نے اشارہ کر کے منع فرما دیا۔ ﴿دلیل العارفین ص ۲۵﴾

سبحان اللہ یہ شان ہے خدمت گاروں کی سلطان کا عالم کیا ہوگا۔

## مخدوم الاولیاء خواجہ بہاؤالدین

## شاہ نقشبند قدس سرہ کا تصرف

حضرت خواجہ شاہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا: میں اور میرا ساتھی محمد زاہد جنگل کی طرف گئے اور معرفت پر بات چل نکلی میں نے کہا

عارف وہ ہوتا ہے جو کسی کو کہے مر جا تو وہ مر جائے اور میں نے اپنے ساتھی محمد زاہد کو کہہ دیا مر جا تو وہ مر گیا اور آدھے دن تک وہ مردہ ہی رہا اور اس کے جسم پر گرمی کی وجہ سے تغیر بھی ہو چلا تھا تو میرے دل میں یہ القا ہوا کہ اسے کہو زندہ ہو جا میں نے تین مرتبہ اس کو کہا زندہ ہو جا تو وہ زندہ ہو گیا ﴿مخلصاً﴾ یہ واقعہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب جمال الاولیاء کے ص ۳۹ پر لکھا ہے:

قابل غور بات ہے کہ مردے زندہ کرنا کس کا کام ہے یہ صرف اللہ تعالےٰ کا کام ہے وہی زندہ کرنیوالا اور مارنے والا ہے لیکن اللہ تعالےٰ کی عطا سے اللہ کے ولی حضرت خواجہ شاہ نقشبند قدس سرہٗ نے یہ تصرف کیا کہ مردہ زندہ ہو گیا۔

۱۵

# حضرت خواجہ بہاؤالحق غوث ملتانی

## سہروردی قدس سرہٗ کا تصرف

ایک دفعہ شیخ الاسلام ﴿خواجہ بہاؤالحق ملتانی﴾ کے چند ارادت مند
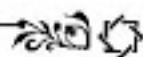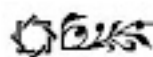
بغداد سے ملتان چلے آتے تھے اتفاق سے وہ ایسے صحرا میں پھنسے
جہاں انہیں پانچ دن تک پانی نہ ملا۔ پیاس سے وہ سخت پریشان ہوئے
اور مرنے کے قریب پہنچ گئے۔ موت و حیات کی کشمکش کے دوران
انہوں نے شیخ الاسلام ﴿خواجہ ملتانی﴾ کا نام لے کر پکارا۔ اسی اثناء
میں ایک درویش ظاہر ہوئے اور انہیں پانی پلا کر چلے گئے ان لوگوں نے
اس سے پہلے حضرت خواجہ بہاؤالحق ملتانی کو نہیں دیکھا ہوا تھا۔ اور جب
ملتان پہنچے تو دیکھا کہ جس بزرگ نے صحرا میں پانی پلایا تھا وہ شیخ الاسلام
خواجہ ملتانی ہیں یہ دیکھ کر انہوں نے بے اختیار ٹوپیاں اتار کر حضور کے
قدموں میں ڈال دیں۔ ﴿تذکرہ بہاؤالدین ذکریا ملتانی ص ۲۵۵﴾

میرے عزیز یہ چاروں سلسلوں قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ
کثرھم اللہ تعالےٰ کے چاروں بزرگوں کے چند ارشادات اور تصرف
کے واقعات بطور نمونہ بیان کئے ہیں ورنہ ان حضرات کے اور ان کے
خلفا اور ان سلسلوں کے اولیاء کرام کے تصرفات جو ان کو ان کے رب
کریم نے عطا فرمائے ہیں اتنے بے شمار ہیں کہ بڑی سے بڑی ضخیم
کتاب بھی ان کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ ان چند واقعات اور ارشادات کو

لے پڑھ کر دیکھیں "خلیفۃ اللہ"
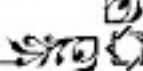
نے محمد بن عبدالوہاب کی جاہ پسندی، آزاد خیالی کو دیکھا کہ یہ بزرگان دین کا معتقد نہیں حتیٰ کہ خلفائے راشدین کو بھی خاطر میں نہیں لاتا۔ یہ اگر ہمارے جال میں آ جائے تو اس کے ذریعے اسلامی ممالک میں گڑ بڑ اور تفریق و انتشار پھیلا کر اسلامی حکومتوں کو کمزور اور ختم کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے اس کو اپنا ہمنوا بنانے کی کوششیں شروع کر دیں اور اس کو یہاں تک ڈھالا کہ وہ بالکل ہمارا ہی ہو گیا۔ ﴿نوٹ﴾ اس کی اخلاقی حالت جہاں تک گئی اور ہمفرے نے بیان کی وہ ہم نہیں بیان کریں گے کیونکہ ہمارا مقصد کسی پر کیچڑ اچھالنا نہیں بلکہ ہمارا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ ایمان والوں کے ایمان بچ جائیں۔ ہاں اگر کسی کو محمد بن عبدالوہاب کی اخلاقی حالت اور بے راہ روی دیکھنے کا شوق ہو تو وہ ہمفرے کی رپورٹ پڑھ کر دیکھ سکتا ہے۔ ہم ہمفرے کی رپورٹ کا وہی حصہ لکھیں گے جس کا تعلق مذہب سے ہے۔ ہمفرے لکھتا ہے۔ پھر میں برطانیہ میں نو آبادیات وزارت کی کانفرنس میں شرکت کیلئے واپس گیا پھر تیسرے سفر پر مجھے وزارت نو آبادیات کے سیکرٹری نے ہدایات دے کر واپس بھیجا اور محمد بن عبدالوہاب سے ایک

پڑھ کر مسلمان کی آنکھیں کھل جانی چاہیں اور دیکھ لینا چاہیے کہ تقویت الایمان نے کس بے دردی سے سب کو ہی مشرک قرار دے دیا ہے۔ اس کی تعلیم کی رو سے سیّدنا داتا گنج بخش' سیّدنا غوث اعظم جیلانی محبوب سبحانی' سیّدنا سلطان الہند خواجہ غریبنواز' سیّدنا خواجہ بہاؤالدین شاہ نقشبند' سیّدنا بہاؤالحق زکریا ملتانی قدس سرھم اور ان سلسلوں کے اولیاء کرام خواہ وہ چورہ شریف کے ہوں خواہ گولڑہ شریف کے وہ تونسہ شریف کے ہوں خواہ علی پور شریف کے وہ پاکپتن شریف کے ہوں خواہ سرھند شریف کے اور ان کے متوسلین قادری' چشتی' سہروردی' نقشبندی کثرھم اللہ تعالےٰ سارے کے سارے مشرک ٹھہرے مگر آج کے نام نہاد مسلمان کے دل میں ایسی منافقت گھس گئی ہے کہ وہ برملا یہ کہہ رہا ہے کہ جی سب ٹھیک ہیں سب حق پر ہیں جیسے منافق کہا کرتے تھے رسول اللہ کی پارٹی بھی ٹھیک ہے اور ابو جہل کی پارٹی بھی ٹھیک ہے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

میرے عزیز تقویۃ الایمان کے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی نے تو اپنے باپ دادا اور اپنے خاندان کو بھی معاف نہیں کیا بلکہ سب کو
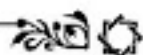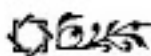
مشرک بنا کے چھوڑا ہے۔ دادا جان کہتے ہیں کہ اولیاء کرام کیلئے باعطاءِ الٰہی تصرف حق ہے۔ ثابت ہے چنانچہ مصنف کے دادا جان حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ''القول الجمیل'' میں فرمایا:

وللنقشبندية تصرفات عجيبة من جمع الهمة على مراد فيكون على وفق الهمة والتاثير فى الطالب ودفع المرض عن المريض وافاضة التوبة على العاصى والتصرف فى قلوب الناس حتى يحبوا ويعظموا وفى مدار كهم تتمثل فيها واقعات عظيمة والاطلاع على اهل الله من الاحياء واهل القبور والاشراف على خواطر الناس وما يختلج فى الصدور من كشف الوقائع المستقبلة ودفع البلية النازلة وغيرها۔

﴿القول الجمیل ص ۸۷﴾

یعنی نقشبندی بزرگوں کے عجیب وغریب تصرفات ہیں کہ وہ کسی مراد پر ہمت لگا دیں تو وہ پوری ہو جائے وہ مریض پر ہمت لگا دیں تو وہ
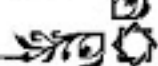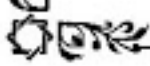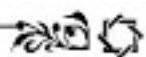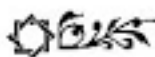
مرض جاتا رہے۔ گناہ گار پر تصرف کریں تو وہ تائب ہو جائے وہ لوگوں کے دلوں میں تصرف کریں تو لوگ محبت کرنے لگ جائیں۔ اور تعظیم کریں اور وہ زندوں خواہ مردوں پر ہمت لگا دیں تو ان کے دلوں کی نسبت معلوم کر لیں اور وہ خداداد تصرف سے دلوں کے بھیدوں پر مطلع ہو جائیں اور آئندہ کے رونما ہونے والے واقعات جان لیں اور تصرف کریں تو آنے والی بلائیں دفع ہو جائیں اور ان کے اور بہت سے تصرفات ہیں۔

ذرا مندرجہ بالا الفاظ کو غور سے پڑھیں اور دل کی آنکھیں ٹھنڈی کریں ولیکن پوتے کی تعلیم وتقویت الایمانی نظریہ کے مطابق دادا جان بھی مشرک ٹھہرے اور دادا جان کے نظریہ کو مان کر ان کا سارا خاندان بھی مشرک ٹھہرا کیونکہ پوتا کہتا ہے: جو کوئی کسی مخلوق کا عالم میں تصرف ثابت کرے اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے۔ ﴿ تقویت الایمان ص ۳۲ ﴾

پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کی ایسی طاقت بخشی ہے ہر طرح
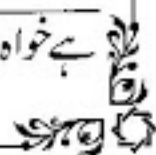
شرک ثابت ہوتا ہے۔ ﴿تقویت الایمان ص ۱۰﴾

## نکتہ:

یہ دونوں سچے نہیں ہو سکتے بلکہ یقیناً ان دونوں یعنی داد پوتا میں سے ایک سچا ایک جھوٹا ہے جیسے کہ دن کے بارہ بجے ایک کہے کہ دن ہے دوسرا کہے رات ہے تو دونوں میں سے ایک سچا ہوگا اور سچا وہ ہے جس کی تائید سورج کی موجودگی کر رہی ہوگی۔ یہاں بھی یقیناً دادا جان ہی سچے ہیں کیونکہ ان کی تائید سارے ولی' غوث' قطب' ابدال کر رہے ہیں ان کی تائید احادیث مبارکہ کر رہی ہیں ان کی تائید رب تعالےٰ کا قرآن پاک کر رہا ہے جیسے کہ پیچھے بیان ہو چکا ہے اور یقیناً یہی حق یہی سچ ہے یہی صراط مستقیم ہے۔ یہ منعم علیھم کا راستہ ہے۔

اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولاالضالین o آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

# خاتمہ

اے میرے عزیز! اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو اپنے ولیوں کا نیاز مند رکھے۔ فقیر نے خیر خواہی کے جذبہ سے تقویت الایمان کے متعلق اپنی بساط کے مطابق چند معلومات سپرد قلم کی ہیں۔ ہدایت اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے۔

---

"یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔"

ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی ہدایت دینا چاہتا ہو اور فقیر کے اس رسالہ کو ہدایت کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔

وماذالك على الله بعزيز۔

فقیر نے اپنے لیے اور آپ کے لیے مندرجہ بالا دعا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنے ولیوں کا نیاز مند رکھے یہ دعا اس لیے کی ہے کہ اولیاء کرام کی نیاز مندی ان کے ساتھ محبت بہت بڑی سعادت ہے جو انکا ہوگیا وہ اللہ تعالےٰ کا ہوگیا اور جو ان سے کٹ گیا وہ دھتکارہ ہوا اور بارالٰہی سے مردود ہوا۔

چوں شدی دور از حضور اولیاء　　در حقیقت گشتہ دور از خدا

کیوں نہ ہو جب کہ حبیب خدا سیّد انبیاء علےٰ نبیا و علیہم الصلوٰۃ والسلام یوں دعا کرتے ہیں: اللھم اجعلنا ھا دین مھتدین غیر ضالین ولا مضلین سلما لاولیائك وعدوا لاعدائك نحب بحبك من احبك ونعادی بعداوتك من خالفك اللھم ھذا الدعاء وعلیك الاجابۃ۔ ﴿ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۷۸﴾

یا اللہ! ہمیں ہدایت دھندہ، ہدایت یافتہ کر یا اللہ! ہمیں گمراہ اور گمراہ کنندہ نہ بنا۔

یا اللہ! ہمیں اپنے ولیوں کے ساتھ دوستی اور محبت کرنے والا اور اپنے دشمنوں کے ساتھ دشمنی کرنے والا کر۔

یا اللہ! ہم تیرے ولیوں کے ساتھ تیری محبت کیوجہ سے محبت کریں اور تیرے مخالفین کے ساتھ ان کی مخالفت کیوجہ سے مخالفت و دشمنی رکھیں۔

یا اللہ! یہ ہماری دعا ہے اس کا قبول کرنا تیرے فضل پر ہے۔

اے میرے عزیز جن کی دوستی اور محبت کے لیے رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم رب تعالےٰ سے دعائیں کریں تو جو ان ولیوں کو مشرک کہے تیرا ایسے لوگوں کے ساتھ کیا تعلق ہونا چاہیے مگر افسوس صد افسوس کہ صلح کلی کا مرض ایسا پھیلا ہوا ہے کہ اچھے خاصے سمجھ دار لوگ برملا کہتے ہیں جی سب ٹھیک ہے۔ اللہ تعالےٰ نظر بصیرت عطا کرے۔

## اللہ تعالےٰ کے ولیوں کے ساتھ نیاز مندی کا ثمرہ

علامہ یافعی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: "ماتعبد متعبد اکثر من التحبب الی اولیاء الرحمان۔"

﴿روض الریاحین﴾

یعنی اللہ کے ولیوں کے ساتھ محبت کرنا اللہ تعالےٰ کی عبادت ہے اور ان کے ساتھ محبت کرنے والا اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا عابد ہے اور ان ولیوں کے منکر پر زیادہ خوف اس بات کا ہے کہ وہ دنیا سے بے ایمان جائیگا۔

علامہ یافعی فرماتے ہیں: "قال الشیوخ رضی اللہ

عنهم اقل عقوبة المنكر على الصالحين ان

يحرم بركتهم قالوا ويخشى عليه سوء الخاتمة۔"

﴿روض الریاحین﴾

یعنی مشائخ کرام کا ارشاد ہے کہ اللہ والوں پر انکار کرنے کی کم

ازکم سزا یہ ہے کہ ایسا انسان اولیاء کرام کی برکتوں سے محروم رہتا ہے

اور اس بات کا خوف ہے کہ ایسا گستاخ بے ایمان ہو کر مرے گا۔

## ایک نصیحت آموز واقعہ

مشہور اہلحدیث عالم دین مولانا عبدالجبار کو کسی نے بتایا کہ

مولوی عبدالعلی اہلحدیث جو کہ امرتسر کی مسجد تیلیانوالی کا امام ہے اور وہ

آپ کے مدرسہ غزنویہ میں پڑھتا بھی ہے اس مولوی عبدالعلی نے کہا

ہے ابوحنیفہ ﴿امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ﴾ سے میں اچھا اور بڑا ہوں

کیوں کہ ابوحنیفہ کو صرف سترہ (۱۷) حدیثیں یاد تھیں اور مجھے ان سے

کہیں زیادہ یاد ہیں یہ سن کر مولانا عبدالجبار صاحب جو کہ بزرگوں کا

نہایت ہی ادب و احترام کیا کرتے تھے حکم دیا اس نالائق عبدالعلی کو

مدرسہ سے نکال دو اور ساتھ ہی فرمایا کہ وہ عنقریب مرتد ہو جائے گا۔ چنانچہ اس کو مدرسہ سے نکال دیا گیا اور پھر ایک ہفتہ بھی نہ گذرا تھا کہ وہ مولوی عبدالعلی مرزائی ہو گیا اور لوگوں نے اسے ذلیل کر کے مسجد سے بھی نکال دیا۔ زاں بعد کسی نے مولانا عبدالجبار سے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ کافر ہو جائے گا۔ فرمایا کہ جس وقت مجھے اس کی گستاخی کی خبر ملی اسی وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میرے سامنے آگئی: "من عادے لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب۔" ﴿حدیث قدسی﴾

یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس کسی نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اس کے خلاف میں اعلان جنگ کرتا ہوں۔ اور میری نظر میں امام ابو حنیفہ ولی اللہ تھے اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دوسرے کی اعلیٰ چیز چھینتا ہے اور اللہ کی نظر میں ایمان سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں ہے اس لیے اس شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا تھا۔ ﴿کتاب مولانا داؤد غزنوی ص ۱۹۱﴾

اور اس کے برعکس جو لوگ اولیاء کرام کے ساتھ محبت کرتے
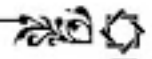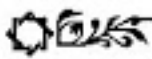
ہیں ولیوں کا ادب کرتے ہیں وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے باایمان جاتے ہیں اور جنت حاصل کرتے ہیں۔

**واقعہ:**

ایک شخص فاسق وفاجر تھا ایک دن وہ دریائے دجلہ کے کنارے ہاتھ پاؤں دھونے بیٹھا۔ دیکھا کہ نیچے پانی کے بہاؤ کی طرف امام احمد بن حنبل وضو کر رہے ہیں اس نے خیال کیا کہ یہ تو بے ادبی کی بات ہے کہ ایک اللہ کے ولی وضو کر رہے ہوں اور میرے جیسا ایک نالائق انسان ان سے اوپر بیٹھ کر ہاتھ منہ دھوئے یہ خیال کر کے وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور نیچے بہاؤ کی طرف بیٹھ کر ہاتھ منہ دھو کر چلا گیا۔ جب وہ مرا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا اس نے کہا امام احمد بن حنبل کے ساتھ ادب کرنے سے میری بخشش ہو گئی اور واقعہ سنایا۔ ﴿تذکرۃ الاولیاء وذکر خیر﴾

نئے مذہب کے اعلان کرانے کے متعلق چھ نکاتی پروگرام بھی دیا۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت ﴿توہین﴾ کرنا اور اسلام کی برگزیدہ شخصیتوں کی اہانت اور شرک و بدعت کی آڑ میں حرمین طیبین اور دیگر شہروں میں مسلمانوں کی زیارت گاہوں اور مقبروں کو گرادینا۔

اب ذرا ہمفرے کی زبانی ہی مندرجہ بالا امور کو دیکھ لیجئے ہمفرے لکھتا ہے۔ مختصر یہ کہ نوآبادیاتی علاقوں کی وزارت کے سیکرٹری سے اس بھروسے کی بنیاد پر جو اس نے میری ذات سے وابستہ کر رکھی تھی اور جس کے زیر اثر اس نے مجھے اتنی اہم اور خفیہ کتاب پڑھنے کو دی تھی میں نے دوسری بار بصد احترام اظہار تشکر کیا اور مزید ایک مہینہ لندن میں رہا۔ اس کے بعد وزیر کی طرف سے مجھے عراق جانے کا حکم ملا۔ میرا یہ سفر صرف اس مقصد کے لئے تھا کہ میں محمد بن عبدالوہاب کو نئے دین کے اعلان کی دعوت پر آمادہ کروں۔ سیکرٹری نے بار بار مجھے یہ تاکید کی کہ میں اس ﴿محمد بن عبدالوہاب﴾ کے ساتھ بڑی درایت اور ہوشیاری سے پیش آؤں اور مقدمات امور کی آمادگی میں ہرگز حد

# اپیل

اے میرے مسلمان بھائیو اے میرے آقا کے بھولے بھالے امتیو اے قادریو چشتیو سہروردیو نقشبندیو اللہ تعالے تمہیں اپنے پیارے ولیوں کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے اور ان سرکاروں کی سچی محبت اور عقیدت عطا کرے۔ کیا تم اتنے ہی بے غیرت ہو گئے ہو کیا تمہارے اندر عقیدت اور محبت بھی نہ رہی کہ جو لوگ تمہارے سلسلہ کے بزرگوں ولیوں کو تمہارے سلسلہ کے اکابر سمیت مثلاً سیّدنا داتا گنج بخش لاہوری، سرکار غوث اعظم محبوب سبحانی، شیخ الشیوخ خواجہ سہروردی، سلطان الہند خواجہ غریب نواز مخدوم الاولیاء خواجہ بہاؤالدین بخاری شاہ نقشبند رضی اللہ عنہم کو مشرک کہیں تم ان کو چندے دو مالی خدمت کرو۔ ان کے مدارس میں بچوں بچیوں کو پڑھاؤ انہیں تم اپنا معزز جانوان کی تقریریں سنو۔ تمہیں کیا ہوگیا اور تمہاری ایمانی غیرت کہاں گئی تم اتنے ہی بے ضمیر ہو گئے ہو یا پھر اس فرمان عالی کا مظاہرہ کر رہے ہو کہ قیامت کے قریب میں اپنی امت پر ضعف یقین کا
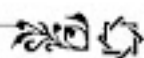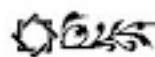
خوف کرتا ہوں تمہارے عقیدے اتنے ہی ناپختہ ہو گئے کہ تم اپنے آقاؤں کے دشمنوں کو گلے لگاتے ہو ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہو ان کے ساتھ بیاہ شادیاں رشتے ناطے کرتے ہو اپنی بیٹیاں بے ادبوں گستاخوں کو دیتے ہو حالانکہ یہ خطرناک کھیل ہے ایمان کی بربادی کا سامان ہے۔

سنو اور گوش ہوش سے سنو حضرت خواجہ ابو بکر جوز جانی قدس سرہ کے زمانہ میں ایک حنفی نے کسی اہلحدیث سے رشتہ طلب کیا اس اہلحدیث نے یہ شرط لگائی کہ اگر تو حنفی مذہب چھوڑ دے نماز میں فاتحہ خلف الامام پڑھے رفع یدین وغیرہ کرے تو میں رشتہ دے دیتا ہوں اس حنفی نے یہ شرط قبول کر لی اور نکاح کر لیا پھر یہ مسئلہ حضرت خواجہ جوز جانی قدس سرہٗ سے پوچھا گیا کہ یہ نکاح ہوا ہے یا نہیں تو آپ نے ﴿مراقبہ﴾ کیا سر جھکایا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا کہ نکاح تو ہو گیا مگر مجھے ڈر ہے کہ یہ حنفی دنیا سے بے ایمان جائے گا۔ آخری وقت اس کا ایمان چھن جائے گا۔ کیوں کہ اس نے گندے چمڑے کی خاطر اپنا حق مذہب

---

چھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ رد المختار فتاویٰ شامی میں ہے: حکی ان
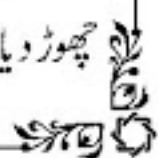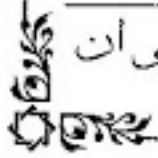
رجلا من اصحاب ابی حنیفة خطب الی رجل من اهل الحدیث ابنته فی عهد ابی بکر الجوزجانی فابی الا ان یترک مذهبه فیقرأ خلف الامام ویرفع یدیه عند الانحطاط وغیر ذالک فاجابه فزوجه فقال الشیخ بعد ما سئل عن هذه واطرق راسه النکاح جائز ولکنی اخاف علیه ان یذهب ایمانه وقت النزع لانه استخف بمذهبه الذی هو حق عنده وترکه لاجل جیفة منتنة۔

﴿فتاویٰ شامی باب التعزیر﴾

میرے عزیز غور کر کہ اس وقت کے اہلحدیث وہابی نہ تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ نہ تھے صرف ایک معین امام کی تقلید کو برا جانتے تھے جب ان کے ساتھ بیاہ شادی کرنے سے ایمان کو خطرہ ہے تو آج کل کے اہل حدیث جو کہ عموماً وہابی ہیں بے ادب گستاخ ہیں ان کے ساتھ بیاہ شادی کرنے سے ایمان کیسے محفوظ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نظر بصیرت عطا فرمائے۔
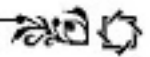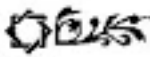
اے میرے عزیز غور کر کہ اگر تیری بیٹی آگ میں جھلس جائے تو تو کیا کچھ نہ کرے گا تو اس کے علاج پر روپیہ بھی خرچ کرے گا اور تو اسے کہاں سے کہاں لیے پھرے گا تا کہ تیری بیٹی کو آرام ہو جائے لیکن بدمذہب اور بے ادب کو رشتہ دیتے وقت تو اتنا بھی نہیں سوچتا کہ میں اپنی بیٹی کو اپنی لخت جگر کو اپنے ہاتھوں جہنم میں دھکیل رہا ہوں۔ اے میرے عزیز پھر غور کر کہ اگر رشتہ لینے والے کا ایمان خطرہ میں ہے جیسے کہ حضرت ابوبکر جوزجانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے تو جس بیٹی نے خاوند کے گھر جا کر اسی کے رنگ میں رنگا جانا ہے اس نے خاوند کا مذہب ہی اپنا لینا ہے تو سوچ کہ اس کا ایمان کیسے بچے گا اور جس کا ایمان ساتھ نہ گیا اس پر جنت حرام ہے اس نے ہمیشہ دوزخ میں جلنا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہوش سے سن:

"یا بلال قم فاذن لا یدخل الجنۃ الا مومن"

اے بلال اٹھ اور اعلان کر دے کہ جنت میں وہی جا سکتا ہے جو کہ مومن ہو۔ اے غافل انسان تو اپنی اولاد کا مستقبل دنیا کی آنکھ سے دیکھتا ہے کہ میری بیٹی کسی کھاتے پیتے کے گھر جائے خواہ وہ بے ادب و
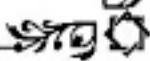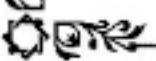
گستاخ ہی ہو لیکن تو آخرت کی آنکھ سے اسکا مستقبل نہیں دیکھتا یہ تیری سوچ کافروں کی سوچ ہے اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ارشاد ہے: "یعلمون ظاھرا من الحیوۃ الدنیا وھم عن الآخرۃ ھم غافلون۔"

یعنی کافر لوگ ظاہری دنیا ہی دیکھتے ہیں اور وہ آخرت سے بے خبر ہیں اگر تیری بھی سوچ ایسی ہی ہے تو کونسا فرق رہ گیا۔ اے عزیز رب تعالیٰ کے فرمان "قوا انفسکم واھلیکم نارا" یعنی اے ایمان والو! اپنی جانوں کو اور اپنی آل اولاد کو دوزخ سے بچاؤ۔ اس فرمان ذیشان پر عمل پیرا ہو کر بچو اور بچاؤ۔ اے مسلمان بھائی وہابیت بہت بری چیز ہے۔ ایک واقعہ تحریر کیا جاتا ہے تاکہ تجھے درس عبرت حاصل ہو۔

1

ولی کامل حضرت خواجہ عنایت خانصاحب رامپوری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ایک روز قبرستان جانے کا اتفاق ہوا۔ دو قبروں کو عجیب حالت میں دیکھا۔ یعنی ایک قبر میں انوار و برکات بہت تھے معلوم ہو یہ ایک حافظ

قرآن کی قبر ہے۔ دوسری قبر میں نجاست بھری ہوئی تھی معلوم ہوا کہ جو شخص اس قبر میں ہے اس میں قدرے تو ہب ﴿یعنی کچھ قدرے وہابیت﴾ تھی۔ ﴿انوار احمدیہ ص ۳۰۵﴾

اسی لیے تو بزرگان دین نے اپنے عقیدت مندوں کو وہابیت سے بچے رہنے کی سخت تاکید کی ہے۔

چنانچہ ملفوظات حضرت خواجہ غلام نبی للہی قدس سرہ میں ہے آپ نے فرمایا فقیر فلاں شخص سے دو وجہ سے خوش نہیں ہے اوّل یہ کہ وہابیوں سے میلان ﴿میل ملاپ﴾ رکھتا ہے دوسرے یہ کہ مولوی غلام مرتضی بیربل والوں کا سخت مخالف ہے۔ ﴿ص ۳﴾

**۲**

حضرت خواجہ عبدالرسول نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ کا خط مبارک ملاحظہ ہو جو کہ آپ نے اپنے ایک مرید کے نام لکھا ہے۔

## خط مبارک:

پس سلام مسنون آنکہ خط مرسلہ تمہارا پہنچا دیکھکر سخت افسوس

ہوا جس کا کچھ حساب نہیں افسوس اس لیے ہوا کہ اس وقت تمہارے ایمان میں بڑا خلل ہے کیونکہ تمہاری صحبت ایک غیر مقلد کے ساتھ ہے ۔لعنت ایسی شاگردی پر اور پھٹکار ہے ایسے علم پر جو ایسے شخص سے حاصل کیا جائے ۔ میں نے تو تم کو ایک دانا بینا سمجھا تھا مگر کوراہی نکلا بھلا جسکی صحبت وغیرہ نے پہلے ہی ایمان چھین لیا اسکی بدعا کیا لگے گی ہرگز ہرگز یہ کوئی بات نہیں اپنا ایمان چاہتے ہو تو مجلس کیا اس کا منہ تک نہ دیکھو سخت تاکید ہے ۔ ﴿ذکر الصالحین ص ۶۲﴾

حضرت شاہ محمد مظہر مجددی نے اپنے والد محترم خواجہ شاہ احمد سعید صاحب نقشبندی مجددی قدس سرہ کے متعلق فرمایا:

ولم یذکر احدا بالسوء الا الفرقة الضالة الوهابية لتحزير الناس من قباحة افعالهم و اقوالهم ۔ ﴿مقدمہ تحقیق الفتوی ص ۳۷﴾

یعنی حضرت خواجہ احمد سعید قدس سرہ وہابیوں گمراہوں کے سوا کسی کو برا نہیں کہتے تھے اور وہابیوں کو اس لیے برا کہتے تھے تا کہ لوگ

ان کے اقوال وافعال سے بچے رہیں نیز فرمایا: وکان قدس سرہ یقول ادنی ضرر صحبتھم ان محبۃ النبی ﷺ التی ھی من اعظم ارکان الایمان تنقص ساعۃ فساعۃ حتی لا یبقی منھا غیر الاسم والرسم فکیف یکون اعلاہ فالحذر الحذر عن صحبتھم ثم الحذر الحذر عن رویتھم۔

﴿مقدمہ تحقیق الفتویٰ ص ۳۷﴾

یعنی حضرت خواجہ قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ وہابیوں کی صحبت کا سب سے ادنی نقصان یہ ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی محبت جو کہ ایمان کا سب سے بڑا رکن ہے یہ محبت آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے حتی کہ ایمان کا صرف نام اور رسم باقی رہ جاتی ہے تو ان کی صحبت کے بڑے نقصان کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ اے عزیزو! وہابیوں کی صحبت سے بچو بچو بلکہ ان کو دیکھنے سے بھی بچو بچو۔

اے میرے عزیز یہ چند سطریں میں نے مسلمانوں کی خیر خواہی کو پیش نظر رکھ کر تحریر کی ہیں آگے مسلمان بھائیوں کی اپنی مرضی ہے نہ

میں نے کسی کی قبر میں جانا ہے نہ کسی نے میری قبر میں آنا ہے۔ اگر ان ناصحانہ باتوں پر عمل کرلو گے تو تمہارا فائدہ ہے نہ کرو گے تو تمہارا نقصان ہوگا۔ اے اپنی سرکاروں کے دشمنوں سے دوستی کرنے والو قیامت کے دن ان سرکاروں کے سامنے کونسا چہرہ لے جاؤ گے کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ان سرکاروں کے بدخواہوں کو پالوان سے دوستی کرو تو یہ سرکاریں یہ اولیاء کرام تمہارا ہاتھ پکڑیں گے یہ سراسر دھوکہ بازی ہے فریب ہے یہ تمہارا گمان سراسر غلط ہے۔ اللہ تعالے نے منافقوں کی قرآن مجید میں سزا بیان فرمائی ہے: "ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔"

یعنی قیامت کے دن منافق لوگ دوزخ کے سب سے نیچے طبقے میں ہوں گے۔ اور یہ بات بھی مسلّم کہ کافر، مشرک، بت پرست دوزخ میں جائیں گے اور ہمیشہ دوزخ میں جلیں گے ولیکن منافق لوگ باوجود اس کے کہ وہ نمازیں بھی پڑھتے رہے، روزے بھی رکھتے تھے صدقہ وخیرات بھی کرتے تھے باوجود اس کے وہ دوزخ میں سب سے نیچے ہوں گے۔ غور کرو کہ یہ کیوں؟ کیا یہ اس لیے تو نہیں کہ:

"لَا اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ" ﴿قرآن پاک﴾

نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے یہ بھی ٹھیک ہیں وہ بھی ٹھیک ہیں۔

اے میرے عزیز ذرا گریبان میں منہ ڈال کر سوچ کہ کہیں تو بھی منافقوں کا رول تو ادا نہیں کر رہا یہ بھی حق پر ہیں وہ بھی حق پر اللہ تعالےٰ کے ولی بھی حق پر ہیں اور انکو مشرک کہنے والے بھی حق پر ہیں۔ میرے عزیز ایسا نہ کر دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا۔ تو اللہ کے پیاروں کیخلاف گستاخی کی باتیں سنے لوگ اس کے ولیوں کو مشرک کہیں اور تو ٹس سے مس نہ ہو تو پھر یہ امید رکھے کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ تجھے جنت بھیج دے گا۔

"ایں خیال است ومحال است وجنوں"

اے میرے عزیز اگر کوئی تیرے باپ ک جھوٹا اور دغا باز کہہ دے تو تُو عمر بھر اس کا منہ دیکھنا پسند نہ کرے مگر ایک سیّد انبیاء رحمتہ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے جو کہ میری تیری بخشش کا سہارا ہیں ان کو کوئی جھوٹا اور دغا باز کہہ دے تو تو اس کو بھی حق پر جانے افسوس ایسی مسلمانی پر دیکھ اسی کتاب تقویت الایمان کے باب

اعتدال سے آگے نہ بڑھوں کیونکہ عراق وایران سے موصول ہونے والی رپورٹوں کی بنیاد پر سیکرٹری کو اس بات کا یقین ہو چکا تھا کہ محمد بن عبدالوہاب قابل بھروسہ اور نو آبادیاتی علاقوں کی وزارت کے پروگراموں کو روبعمل لانے کے لئے مناسب ترین آدمی ہے۔اس کے بعد سیکرٹری نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا تمہیں محمد بن عبدالوہاب کے ساتھ بالکل واضح اور دوٹوک الفاظ میں گفتگو کرنی ہے۔ کیونکہ ہمارے عمّال اصفہان میں اس ﴿محمد بن عبدالوہاب﴾ سے بڑی صراحت کے ساتھ پہلے ہی گفتگو کر چکے ہیں اور وہ ان باتوں کو مان چکا ہے مگر اس شرط کے ساتھ کہ اسے عثمانی ﴿ترکی﴾ حکومت کے مقامی عمّال' علماء اور متعصب لوگوں کے ہاتھوں آنے والے خطرات سے بچالیا جائے اور اس کی حمایت اور تحفظ کا بھرپور انتظام کیا جائے کیونکہ اس کی دعوت کے ظاہر ہوتے ہی ہر طرف سے اسے ختم کرنے کی کوشش کی جائیگی اور خطرناک صورتوں میں اس پر حملے کیے جائیں گے۔

ازاں بعد ہمفرے لکھتا ہے۔حکومت برطانیہ نے شیخ محمد بن عبدالوہاب

ردالاشراک صفحہ ۳۶ پر کیا لکھا ہے غور سے پڑھ: کوئی کشف کا دعویٰ رکھتا ہے۔ کوئی استخارہ کا عمل سکھاتا ہے کوئی تقویم اور پترا نکالتا ہے کوئی رمل قرعہ پھینکتا ہے۔ کوئی فالنامہ لیے پھرتا ہے۔ یہ سب جھوٹے اور دغاباز ہیں۔

غور کیجیے استخارہ کا عمل کس نے سکھایا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ یہ رسول خدا سیّد الانبیاء ﷺ نے امت کو سکھایا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے: "عن جابر قال کان ﷺ یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کما یعلمنا السورۃ من القرآن۔" ﴿مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۱﴾

یعنی حضرت جابر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ استخارے کا عمل یوں سکھاتے جیسے ہمیں قرآن پاک کی سورت سکھاتے تھے اور صاحب تقویت الایمان لکھ رہے ہیں کہ یہ سب جھوٹے ہیں اور دغاباز ہیں۔ میرے عزیز نیتوں کا حال اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے لیکن بے ادبی کا وبال دیکھ کہ قلم کہاں سے کہاں تک پہنچ گیا ہے۔ کس ذات گرامی قدر کو جھوٹا اور دغاباز کہا جا رہا ہے۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اے میرے عزیز بھائی یہ تیرے امتحان کا وقت ہے کہ تو محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ترجیح دیتا ہے یا صاحب تقویت الایمان کو۔ اگر تجھ میں ایمان کی رمق باقی ہے تو تیری آنکھیں کھل جانی چاہیں کہ میں کس کے پیچھے جارہا ہوں اور اگر تو تقویت الایمان کے رنگ میں رنگا جا چکا ہے اگر تجھ پر اسی کی محبت کا غلبہ ہے تو "حبك الشی یعمی ویصم"۔ یعنی محبت اندھا بہرا کر دیتی ہے تو بے شک تو اندھا بہرا ہو کر اپنے محبوب کے پیچھے چلتا رہے یہ تیری مرضی ہے اور اگر تیرا نیاز مندی سے تعلق اس ذات کے ساتھ ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے جو گنہگاروں کے لیے شفیع بن کر تشریف لائے' جو عاصیوں کی بخشش کا سہارا ہیں' جس ذات پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھنے سے دس گناہ مٹ جائیں' دس نیکیاں نامہ اعمال میں لکھی جائیں' دس درجے بلند ہو جائیں تو پھر تو گریبان میں منہ ڈال کر سوچ کہ کیا کرنا چاہیے۔ اے مسلمان بھائی یہ مختصر رسالہ تیرے ایمان کے لیے آئینہ ثابت ہوگا تو آسانی سے دیکھ لے گا کہ دل میں کس

کی محبت ہے اور کس کا بغض ہے میں نے "الدین نصیحۃ" خیر خواہی کے طور پر یہ چند صفحات تحریر کر دیئے ہیں ہدایت اس قادر قیوم کے قبضہ قدرت میں ہے۔

یھدی من یشآء الی صراط مستقیم۔

میرے عزیز محبت کا قانون ہے کہ دوست کا دوست بھی دوست ہوتا ہے اور دوست کا دشمن بھی دشمن ہوتا ہے۔ لہذا اگر دوست کے دشمن کیساتھ دوستی رکھیں تو یہ قانون محبت کیخلاف اور توہین محبت ہے۔

فافھم ولا تکن من الغافلین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

ابو سعید محمد امین غفرلہ ولوالدیہ

۱۵ شعبان المعظم ۱۴۰۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

دین کے دو جز ہیں:

## ﴿١﴾ عقائد ﴿٢﴾ اعمال

اعمال یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ کے طور طریقہ میں اختلاف بری بات نہیں بلکہ امت کے والی جان دو عالم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے اختلاف امتی رحمۃ ﴿اوکما قال﴾ یعنی میری امت کا آپس میں اختلاف رحمت ہے لیکن عقائد و ایمانیات میں اختلاف سراسر تباہی اور آخرت کی بربادی ہے۔ آخرت میں وہی نجات حاصل کر سکے گا جس کے عقائد اہلسنت و جماعت کے مطابق ہونگے اور یہ صرف لفاظی نہیں بلکہ حقیقت ہے سیّد العالمین ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کے بہتر 72 فرقے ہوئے اور میری امت کے تہتر 73 فرقے ﴿گروہ﴾ ہونگے ان میں سے بہتر 72 دوزخ جائینگے اور صرف ایک گروہ جنت جائیگا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا وہ کونسا گروہ جنتی ہے تو

فرمایا: ما انا علیہ واصحابی اور ایک روایت میں ہے

وواحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعۃ یعنی وہ گروہ وہ ہے جو

میرے اور میرے صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلیگا اس کا نام جماعت

ہے۔ ﴿مشکوۃ شریف﴾

۱

اور اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہووے حضرت ملا علی قاری

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: فلا شك ولاریب انھم اھل السنتہ

والجماعۃ ﴿مرقاۃ شرح مشکوۃ﴾

یعنی اس بات میں شک وشبہ نہیں ہے کہ وہ نجات پانے والی

جماعت اہلسنت وجماعت ہیں۔

۲

نیز خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ نے فرمایا: اگر ہمیں تمام

احوال ومواجید ﴿ولایت کی منزلیں﴾ مل جائیں لیکن ہمیں اہلسنت

وجماعت کے عقائد عطا نہ ہوں تو ہم اسے سراسر خرابی جانتے

ہیں اور اگر ہم پر ساری خرابیاں جمع ہوجائیں لیکن ہمیں اہلسنت و

جماعت کے عقائد عطا ہو جائیں تو ہمیں کچھ فکر اور ڈر نہیں ہے۔ ﴿تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص:۱۵۲﴾

۳

اور یہی ارشاد مبارک سیّدنا امام ربانی مجدّد و منور الف ثانی قدس سرہ نے مکتوبات مجددیہ، مکتوب ص ۶۷ جلد سوم میں فرمایا ہے۔ بلکہ سیّدنا امام ربانی قدس سرہ نے عقائد کی اصلاح پر بہت زور دیا ہے اور سخت تاکید فرمائی ہے کہ آخرت میں نجات حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کیلئے عقائد اہلسنت و جماعت کا حامل ہونا ضروری ہے۔

۴

چنانچہ مکتوبات مجددیہ میں فرمایا: انسان کیلئے اہلسنت و جماعت کے عقائد کے مطابق عقیدہ رکھنے کے سوا چارہ نہیں تا کہ آخرت کی کامیابی اور نجات حاصل ہو اور اہلسنت و جماعت کے خلاف عقیدہ رکھنا زہر قاتل ہے جو کہ ہمیشہ کی موت اور دائمی عذاب کا سبب ہے۔ عمل میں کوتاہی ہو تو نجات کی امید کی جا

سکتی ہے لیکن اگر عقیدہ میں کوتاہی ہو تو بخشش کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ ﴿ مکتوب ص: ۷ جلد سوم ﴾

**۵**

نیز سیّدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے فرمایا: پس چاہیئے کہ اپنا عقیدہ اہلسنت و جماعت کے عقائد کے مطابق رکھے اور زید و عمر کی باتوں پر کان نہ دھرے دوسروں کی لفاظیوں اور بناوٹی باتوں پر اعتبار کرنا اپنے آپ کو تباہی میں ڈالنا ہے۔

﴿ مکتوب ۲۵۱ جلد اول ﴾

**۶**

نیز سیّدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اہلسنت جماعت جو کہ نجات پانے والی جماعت ہے اس کی پیروی کے بغیر نجات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اگر بال برابر بھی ان کی مخالفت ہوئی تو خطرہ ہی خطرہ ہے اور یہ بات کشف صحیح سے بھی یقین کے درجے تک پہنچ چکی ہے اس لئے اس میں غلطی کا احتمال نہیں ہے۔ پس خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو

اہلسنت وجماعت کی پیروی کی توفیق ملی اوران کی تقلید کا شرف حاصل ہوا اور ہلاکت ہے ان لوگوں کیلئے جو اہلسنت وجماعت کے خلاف چلے اوران سے منہ موڑا اوران کی جماعت سے نکل گئے وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

﴿ مکتوب ۵۹ جلد دوم ﴾

۷

نیز سیدنا امام ربانی قدس سرہ نے یہاںتک فرما دیا ہے کہ عقلمندوں پر پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اہلسنت وجماعت کے مطابق اپنے عقائد درست کریں کیونکہ اہلسنت وجماعت ہی جنتی گروہ ہے۔ ﴿ مکتوب ۲۶۶ جلد اول ﴾

میرے عزیز اے میرے مسلمان بھائی مندرجہ بالا اقوال مبارکہ پر غور کرکہ عقائد کا معاملہ کس قدر نازک ہے مگر آج کل یہ ڈھنڈورا پیٹا جارہا ہے کہ انسان عقیدہ کوئی بھی رکھے بس نماز روزہ ضروری ہے۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہے۔ اے میرے مسلمان بھائی ہوش کر اور اپنے آپ کو آوارہ نہ چھوڑ۔ بزرگانِ دین کا دامن تھام کر چل تاکہ تو

بھی عذاب الٰہی سے بچ کر جنت فردوس حاصل کر سکے۔

واللہ تعالیٰ الموفق وھو نعم الوکیل۔

سوال:

یہ عقائد پر زور صرف امام ربانی نے ہی دیا ہے یا کسی اور بزرگ نے کچھ فرمایا؟

جواب:

اکابرامت بزرگانِ دین علماء و محدثین کا ہی ارشاد ہے کہ عقیدہ ہی اصل چیز ہے اور عقائد اہلسنت و جماعت ہی عذاب الٰہی سے بچا سکتے ہیں۔

۸

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک اوپر مذکور ہو چکا ہے۔

---

فلا شك ولا ريب انهم اهل السنة والجماعة ﴿مرقاة﴾

نیز غنیۃ الطالبین کتاب جو کہ حضور غوث اعظم محبوب سبحانی قدس سرہ کی طرف منسوب ہے اس میں ہے: واما الفرقۃ الناجیۃ فھی اھل السنتہ والجماعۃ۔ ﴿غنیۃ الطالبین جلد اول﴾ یعنی عذاب الٰہی سے نجات پانے والا گروہ اہلسنت و جماعت کا گروہ ہے۔

**١٠**

نیز تمہید ابوالشکور میں حدیث پاک لکھ کر جس میں فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ میری امت کے تہتر فرقے ہونگے ان میں سے بہتر دوزخ جائینگے اور ایک جنت جائے گا یہ لکھ کر فرمایا:

وھی اھل السنۃ والجماعۃ۔

﴿تمہید ابوالشکور سالمی ص: ۳۷﴾

یعنی عذاب الٰہی سے نجات والی جماعت اہلسنت و جماعت ہے۔

**١١**

نیز رسالہ ابدالیہ میں خواجہ یعقوب چرخی قدس سرہ نے فرمایا: واضح ہو کہ خضر و الیاس علیہما السلام اور سب کے سب